Postal Reg No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

جلد 53

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

شمارہ 1/2

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر منیر احمد خادم

نائبین قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

شرح چندہ سالانہ 200 روپے۔ بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

13/20 ذی القعدہ 1424 ہجری 6/13 صلح 1383 ہش 6/13 جنوری 2004ء

اخبار احمدیہ

قادیان 10 جنوری 2004ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے [illegible] ارشاد فرمایا اور وقف جدید کے سال نو کا اعلان فرمایا۔

احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللّٰھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے

وقف جدید کے 47 ویں سال نو کا بابرکت اعلان

☆ دنیا کے ۱۲۴ ممالک وقف جدید میں شامل ☆ وصولی اٹھارہ لاکھ اسی ہزار پاؤنڈ ☆ چندہ دہندگان کی تعداد چار لاکھ آٹھ ہزار ☆ پہلے دس ممالک میں جماعت احمدیہ امریکہ اوّل ہے جبکہ بھارت کا چھٹا نمبر ہے ☆ ایم۔ٹی۔اے کی دس سالہ شاندار خدمات کا تذکرہ ☆ بنگلہ دیش کے احمدیوں کیلئے دُعا کی درخواست (ادارہ)

لندن (ایم۔ٹی۔اے) ۹ جنوری سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے وقف جدید کے سال نو کا اعلان فرمایا اس اعلان کے بعد وقف جدید اپنے ۴۷ ویں سال میں داخل ہو چکی ہے۔

خطبہ جمعہ کے شروع میں حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد آیت قرآنی

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبّون وما تنفقوا من شیء فان اللہ بہ علیم ○ (البقرہ ۳:۹۳) کی تلاوت فرمائی۔

ترجمہ: تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

پھر فرمایا: حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جو بڑی مالی تحریکات فرمائی تھیں ان میں ایک وقف جدید کی تحریک ہے اس کا سال یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے اور ۳۱ دسمبر کو ختم ہوتا ہے اور ۳۱ دسمبر کے بعد نئے سال میں اس تحریک کے نئے سال کا اعلان ہوتا ہے ۱۹۵۷ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے یہ تحریک جاری فرمائی تھی پھر ۱۹۸۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کو تمام دنیا میں جاری کر دیا۔

وقف جدید کے گزشتہ سال کے اعداد و شمار بیان کرنے سے قبل حضور نے قرآن و حدیث کی روشنی میں مالی قربانی کی اہمیت واضح فرمائی۔ پھر صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مالی قربانیوں کے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ حضور نے فرمایا قیامت کے روز وہ لوگ خسارے میں ہوں گے جو ریاکاری کے مواقع پر تو ہزار بار روپیہ خرچ کر دیتے ہیں لیکن حقیقی قربانی کے راستہ میں پیچھے رہتے ہیں فرمایا اگر اپنی نسلوں کو دینی و دنیوی اعتبار سے خوشحال رکھنا چاہتے ہو تو قربانیوں کی عادت ڈالو۔

باقی صفحہ (8) پر ملاحظہ فرمائیں

اسلام محبت رواداری اور نرمی کا مذہب ہے وہ تمام مذاہب کے انبیاء اور ماننے والوں کی عزت و احترام کا حکم دیتا ہے

ہر ایک قوم کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ نرمی سے عقل بڑھتی ہے اور بردباری سے گہرے خیال پیدا ہوتے ہیں

خلاصہ اختتامی خطاب سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ برائے جلسہ سالانہ قادیان ۲۸ دسمبر ۲۰۰۳ء بمقام محمود ہال لندن

قادیان ۲۸ دسمبر یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان کیلئے سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے محمود ہال لندن سے جلسہ سالانہ قادیان کیلئے خطاب فرمایا جو ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ Live جلسہ گاہ میں سنایا اور دکھایا گیا اور دنیا بھر کے لوگوں نے اس سے استفادہ کیا۔ (ادارہ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ قادیان کا ۱۱۲ واں جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے اور میرے اس خطاب کے بعد انشاء اللہ اس کا اختتام ہوگا۔ اس جلسہ سالانہ میں رپورٹس کے مطابق احمدیوں کے علاوہ بہت سے دوسرے مہمان دوست بھی شامل ہیں اور ان کی رپورٹ کے مطابق (یہ پہلے روز کی رپورٹ تھی آخری رپورٹ کے مطابق تعداد ۵۰ ہزار سے زائد تھی۔ مرتب) ۳۲-۳۳ ہزار آدمی اس میں شامل ہیں اور تعداد بڑھ رہی ہے۔

آج کے خطاب کیلئے میں نے اسلامی تعلیم کے اعلیٰ نمونے اکٹھے کئے ہیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت سے جو توقعات ہیں انہیں بتانے کی کوشش کروں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پہلے جس اسلام کو پیش کیا اس میں چھوٹے سے چھوٹے خُلق کو بھی بیان کیا ہے اور آپ ﷺ نے بتایا کہ اس معاشرے میں امن پیدا کرنے کیلئے کیا چیزیں ضروری ہیں پھر اپنوں کے علاوہ غیروں سے بھی اعلیٰ اخلاق دکھانے کے سلیقے آپ نے بتائے اپنے ہم مذہبوں اور غیر مذہب والوں کے حقوق کے طریقے اور سلیقے سکھائے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بھی طریقے سکھائے۔ گویا کوئی پہلو بھی ایسا نہیں جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا ہو کیونکہ قرآن کریم جیسی کامل تعلیم آپ پر نازل ہوئی تھی۔ اور پھر آپ نے صرف یہی نہیں کہ تعلیم دی بلکہ اپنے عمل سے اس تعلیم کے نمونے دکھائے آپ کے صحابہ نے اس حسین تعلیم کے ایسے نمونے دکھائے جو انسانی تصور سے باہر ہیں پھر صحابہ نے اس تعلیم کو دنیا میں بھی پھیلایا لیکن افسوس کہ آہستہ آہستہ مسلمانوں نے اس تعلیم کو بھلا دیا اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا میں بھیجا اور آپ نے پھر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حسین تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی اس آخری شریعت کی اب دنیا میں منادی کرو اور انسانیت کو اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر لے کر آؤ اور یہ دکھو کہ دنیا میں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کے جھنڈے تلے آنے میں اب انسانیت کی بقا ہے۔

حضور انور نے اپنے بصیرت افروز خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کے مطابق ضروری ہے کہ صحیح مسلمان کہلانے کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ چاہئے۔ وہ دماغی ہوں چاہے جسمانی اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہر کام کرو جس طرح خدا تعالیٰ نے تعلیم دی اس کے مطابق بنو۔ خدا

باقی صفحہ (8) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مرکز احمدیت قادیان میں (خلافتِ خامسہ کا پہلا) ۱۱۲ واں جلسہ سالانہ

افضالِ الٰہیہ اور انوار روحانیہ کے بابرکت ماحول میں منعقد ہوا

۲۳ ممالک کے پچاس ہزار سے زائد پروانوں کا رُوحانی اجتماع

سیدنا حضرت اقدس امیرالمومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب و دُعا

☆ نماز تہجد ☆ درس ☆ علماء سلسلہ کی پرمغز تقاریر ☆ غیر مسلم معززین کے خطابات و پیغامات ☆ ۶ زبانوں میں رواں تراجم ☆ ۱۳۰ اخبارات اور ۷ الیکٹرانک میڈیا والاسلام ویب سائٹ پر وسیع تشہیر ☆ ۱۲۶ اعلانات نکاح ☆ چار لنگر خانوں کا انتظام ☆ رہائش گاہوں اور پارکنگ کا وسیع انتظام ☆ ہونہار طلباء میں گولڈ میڈل کی تقسیم ☆ ایلو پیتھک اور ہومیو پیتھک ادویہ کی مفت تقسیم ☆ وزراء اور ممبران پارلیمنٹ کی شرکت ☆ صدر جمہوریہ ہند اور نائب وزیراعظم کے علاوہ مرکزی وزراء اور صوبائی گورنرز اور وزراء کے مبارکباد کے پیغامات

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ مرکز احمدیت قادیان میں خلافت خامسہ کے مبارک دَور کا پہلا اور ۱۱۲ واں جلسہ سالانہ افضال الٰہیہ اور انوار روحانیہ کی مسلسل بارشوں کے ساتھ ۲۶/۲۷/۲۸ دسمبر ۲۰۰۳ء کو منعقد ہوکر نہایت ایمان افروز ماحول میں اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ سے چند روز قبل شدید بارش ہوئی اور اولے بھی گرے جس کی وجہ سے موسم کافی ٹھنڈا ہوگیا تھا اور چونکہ اکثر مہمان باہر خیموں میں ٹھہرتے ہیں اس لئے ان کی رہائش کی بھی فکر تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ جلسہ سے پہلے موسم بالکل خشک ہوگیا۔ اور بارش کے نتیجہ میں دھول مٹی بیٹھ گئی اور خشک سردی بھی ختم ہوگئی۔ البتہ سردی اور دھند رہی لیکن دوپہر کے وقت تھوڑی بہت دھوپ بھی نکل آتی تھی۔

جلسہ سے ایک ہفتہ قبل ہی مہمان آنے شروع ہوگئے۔ ھندو پاک کے حالات بہتر ہونے کی وجہ سے الحمدللہ کہ کئی سال بعد پاکستان سے بھی چارصد کے قریب مہمان آئے تھے اسی طرح دیگر ممالک سے بھی پہلے سالوں کی نسبت بڑی تعداد میں مہمان آئے۔

جلسہ گاہ نہایت خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا خلافت خامسہ کے آغاز کے لحاظ سے سٹیج کے پیچھے بینر پر خلافت احمدیہ زندہ باد' کا نعرہ مزین تھا۔ وسیع وعریض جلسہ گاہ کے ایک طرف ان لوگوں کیلئے کرسیاں بچھائی گئی تھیں جو کہ مختلف زبانوں میں جلسہ کے پروگرام کے رواں تراجم سنتے ہیں۔ اور دوسری طرف غیر مسلم معززین اور حکام اور پریس کیلئے کرسیوں اور صوفوں کا انتظام تھا جبکہ باقی جگہ پر پرالی بچھا کر اس پر قالین نمادریاں بچھائی گئی تھیں اور دھند اور سردی سے بچنے کیلئے کچھ حصے کو شامیانوں سے بھی مسقف کیا گیا تھا۔ مائیک سسٹم ایسا بنایا گیا تھا کہ دور۔ دور تک آواز پہنچ سکتی تھی جبکہ مردانہ جلسہ گاہ کے عقب میں زنانہ جلسہ گاہ بھی نہایت خوبصورت شامیانوں سے سجایا گیا تھا۔ اور اس میں آواز پہنچانے کا معقول انتظام تھا۔

سٹیج کے دائیں طرف لوائے احمدیت کیلئے پوسٹ بنائی گئی تھی جہاں ٹھیک دس بجے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان پہنچے اور آپ نے فلک شگاف نعروں کے بیچ میں لوائے احمدیت لہرایا جلسہ گاہ میں موجود تمام حاضرین نے کھڑے ہوکر نعروں کا جواب دیا اور زیر لب دُعائیں دہرائیں لوائے احمدیت لہرانے کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف سٹیج پر تشریف لائے اور کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے ساتھ جلسہ سالانہ کے پہلے روز کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔

تلاوت قرآن مجید مکرم قاری تاج الاسلام صاحب نے کی جس کا ترجمہ مکرم مولوی سید کلیم الدین احمد صاحب مبلغ سلسلہ دہلی نے سنایا درثمین سے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا حمدیہ کلام ع

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا

مکرم محمود احمد صاحب عارف نے سنایا اور پھر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر اجلاس نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ جات سے جلسہ سالانہ کی غرض وغایت واہمیت بیان فرمائی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر بعنوان ''توحید باری تعالیٰ'' مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون نے فرمائی اور دوسری تقریر بعنوان ''سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام'' محترم مولانا سلطان احمد ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین نے کی۔ ہر دو تقاریر کے بیچ میں مکرم کے اے نذیر صاحب نے منظوم کلام پیش کیا۔ تعارفی تقریر کے طور پر محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد لنڈن نے مختصر خطاب فرمایا۔ اس کے بعد پہلے دن کا پہلا اجلاس نماز جمعہ کی تیاری کیلئے برخاست ہوگیا۔

خطبہ جمعہ

نماز جمعہ سے قبل محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشان ربوہ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا آپ نے خلافت کی اہمیت و برکت پر خطبہ دیا اور نماز جمعہ وعصر جمع کرکے پڑھائی۔

پہلا دن دوسرا اجلاس

پہلے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت مکرم سید عبدالحیٔ صاحب ناظر نشر واشاعت ربوہ شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے بمع اردو ترجمہ سنایا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب ایلپی مبلغ سلسلہ نے بعنوان ''خلافت علیٰ منہاج نبوت کی ضرورت واہمیت کی جبکہ دوسری تقریر مکرم مولانا غلام نبی نیاز صاحب مبلغ سرینگر نے بعنوان ''اسلام اور مالی قربانی'' کے عنوان پر فرمائی جبکہ ہر دو تقاریر کے درمیان مکرم میر احمد محمود صاحب ربوہ نے نظم سنائی۔

خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین

بعد نماز مغرب وعشاء ٹھیک ساڑھے چھ بجے تمام احباب ومستورات نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ جلسہ گاہ مساجد اور گھروں میں سنا۔

دوسرا دن پہلا اجلاس

مورخہ ۲۷ دسمبر کو جلسہ کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس حسب معمول ٹھیک دس بجے شروع ہوا اس اجلاس کی صدارت مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشان ربوہ نے فرمائی تلاوت قرآن کریم مکرم عبدالحکیم میر متعلم جامعۃ المبشرین نے کی ترجمہ مکرم مولوی شمشاد احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ ممبئی نے سنایا نظم مکرم یامین صاحب معلم وقف جدید نے سنائی۔ پہلی تقریر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے بعنوان ''سیرت سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم'' فرمائی۔ دوسری تقریر مکرم عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے بعنوان ''ہمارے عقائد' کی تیسری تقریر مکرم شیراز احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے ''ایم-ٹی-اے کی برکات'' کے عنوان پر کی۔ دوران اجلاس دو نظمیں مکرم ایس ناصر احمد صاحب معلم وقف جدید اور مکرم تنویر احمد صاحب ناصر مدرس جامعۃ المبشرین نے پڑھیں آخر پر محترم عبداللہ صاحب واگس ہاؤزر امیر جماعت احمدیہ جرمنی کی تعارفی تقریر ہوئی۔

دوسرا اجلاس

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد ٹھیک اڑھائی بجے دوسرے دن کا دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جرمنی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم صمد احمد غوری صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے کی اور ترجمہ سنایا اور نظم مکرم احسان اللہ حبیب صاحب نے پڑھی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر خاکسار منیر احمد خادم نے ''خلافتِ رابعہ کی برکات'' کے عنوان پر کی جبکہ دوسری تقریر مکرم مولانا محمد نسیم خان صاحب ایڈیشنل ناظر اُمور عامہ نے بعنوان ''بدرسوم واخلاقی برائیوں سے اجتناب'' کے عنوان پر فرمائی۔ ہر دو تقاریر کے درمیان میں مکرم مقصود علی صاحب نے نظم سنائی۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے مکرم سید محی الدین صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کے متعلق لکھی گئی کتاب کا اجراء فرمایا۔ اس موقع پر محترم صاحبزادہ صاحب نے مرحوم سید صاحب کی ان خدمات جلیلہ کا ذکر فرمایا جو جماعت کے متعلق آپ نے کی تھیں۔ اس اجراء کتاب کے بعد یونیورسٹی میں اوّل دوم آنے والے طلباء کو گولڈ میڈل تقسیم کئے گئے اس موقع پر تفصیل بیان کرتے ہوئے محترم ڈاکٹر محمد عارف صاحب ناظر تعلیم نے یونیورسٹی میں اوّل دوم آنے والوں کے اسماء پڑھ کر سنائے۔

(۱) پہلا گولڈ میڈل مکرم تسنیم مبارک صاحب آف کشمیر کو Agronomy (زراعت سائنس) میں کلکتہ یونیورسٹی سے 2001-2002ء میں یونیورسٹی بھر میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے پر دیا

باقی صفحہ (۹) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

مسجد کی اصل زینت عمارتوں سے نہیں بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص سے نماز پڑھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ ہر مسجد کی بنیاد تقویٰ اللہ پر ہو اور یہ نمازیوں سے کم پڑ جائیں۔

(مغربی یورپ کی سب سے بڑی مسجد "مسجد بیت الفتوح" کے افتتاح کے موقع پر آداب مساجد اور ان کی آبادی کے موضوع پر پرمعارف خطبہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳۱ اکتوبر ۲۰۰۳ء بمطابق ۳۱ اخاء ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام "مسجد بیت الفتوح" مورڈن، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے۔

اشهد ان لا إله إلا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده و رسوله۔

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمن الرحيم ۔

الحمدلله رب العلمين ۔ الرحمن الرحيم ۔ ملك يوم الدين ۔ اياك نعبد و اياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين ۔

﴿قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ ۔ وَاَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ۔ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ۔ فَرِیْقًا هَدٰی وَفَرِیْقًا حَقَّ عَلَیْهِمُ الضَّلٰلَةُ ۔ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۔ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۔ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ﴾

(سورۃ الاعراف، آیات ۳۰ تا ۳۲)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج انشاء اللہ تعالیٰ، بلکہ اس وقت جمعہ کے خطبہ کے ساتھ، اس مسجد کا جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیت الفتوح رکھا تھا، افتتاح کیا جا رہا ہے، الحمد للہ۔ اس کی مختصر تھوڑی سی تاریخ میں بتا دیتا ہوں۔

۱۹۹۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے تحریک فرمائی تھی اور ابتداء میں جماعت احمدیہ عالمگیر کو یہ تحریک کی تھی کہ اس مسجد کے لئے پانچ ملین پاؤنڈز اکٹھے کئے جائیں۔ اور پھر ۱۹۹۶ء میں تقریباً سوا دو ملین پاؤنڈز یا ۲٫۲۳ ملین پاؤنڈز کی رقم سے پانچ ایکڑ کا رقبہ یہاں خریدا گیا۔ اور اکتوبر ۱۹۹۹ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا سنگ بنیاد رکھا جس میں بیت الفکر، قادیان کی اینٹ استعمال کی گئی۔ اس وقت قدرتی طور پر جذباتی لحاظ سے ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی یاد بھی آ رہی ہے کہ جس منصوبہ کو انہوں نے شروع کیا تھا اس کا افتتاح بھی اپنے ہاتھوں سے فرماتے۔ لیکن بہرحال جو الٰہی تقدیر ہے اس پر ہمیں راضی رہنا چاہئے اور اسی پر ہم راضی ہیں۔ لیکن ساتھ ہی حضور کے لئے دعا نکلتی ہے اور دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔

پھر فروری ۲۰۰۱ء میں حضورؒ نے اس میں تھوڑی سی انتظامی تبدیلیاں کیں اور پانچ ملین پاؤنڈ کی مزید تحریک فرمائی اس مسجد کو مکمل کرنے کے لئے اور انتظامی لحاظ سے اس کی نگرانی مکرم رفیق حیات صاحب، امیر جماعت UK کے سپرد کی اور ایک انتظامیہ کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اس کمیٹی کے کوآرڈینیٹر مکرم ناصر خان صاحب تھے۔ انہوں نے ماشاء اللہ بڑی محنت سے، ان تھک محنت سے اس منصوبے کو عملی جامہ پہنایا، جو منصوبہ شروع کیا گیا تھا اس کو اختتام تک پہنچایا۔ اور ان کے ساتھ کچھ دوسرے دوست بھی تھے جنہوں نے دن رات محنت کی اور قابل ذکر اس میں سے انجم عثمان صاحب ہیں اور اس کے علاوہ ساری ٹیم ہے ہر ایک کا فرداً فرداً نام لینا مشکل ہے۔ اس لئے تمام وہ احباب جنہوں نے دن رات ایک کر کے مسجد کی تکمیل میں حصہ لیا ان سب کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ان خدام کو، Volunteers کو بھی جنہوں نے وقار عمل کیا۔ ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

پھر انگلستان کی جماعت کے علاوہ دنیا بھر کے مخلصین مردوں نے، عورتوں نے دل کھول کر اس مسجد کی تعمیر میں مالی قربانیاں پیش کیں۔ بچوں نے اپنے جیب خرچ، عورتوں نے اپنے زیورات پیش کر کے اپنی روایات کو زندہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ مالی قربانیوں کے علاوہ مسجد کی تعمیر میں وقار عمل کا بھی بہت بڑا حصہ ہے۔ اس میں قادیان کے اور جرمنی کے خدام کو نمایاں خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو خدمت کرنے والوں کو جنہوں نے مالی قربانی کی یا وقت کی قربانی کی اپنے فضلوں اور رحمتوں کی بارش برساتے ہوئے ہمیشہ نوازتا رہے۔

اب اس مسجد کے نقشے کے بارہ میں کچھ عرض کر دوں۔ اس کا مسقف حصہ یعنی Covered Area تقریباً ۳۵۰۰ مربع میٹر ہے۔ (تین ہزار پانچ سو مربع میٹر) جس میں اندازاً چار ہزار کے قریب نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اور مسجد کے اس کامپلیکس کے ساتھ ملحقہ بڑے بڑے ہال بھی ہیں، ان کو بھی شمار کر لیا جائے تو تقریباً دس ہزار آدمی اس میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس مسجد میں جو کارپٹ بچھایا گیا ہے۔ اس میں بھی امریکہ کے ایک دوست منور احمد صاحب نے بڑی محنت سے وہاں سے کارپٹ مہیا کیا اور خود آ کے اپنی ٹیم کے ساتھ اس کو بچھایا۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزا دے۔ اللہ کرے جماعت کو یہ موقع ملے کہ اس سے بھی بڑی بڑی مسجدیں بنائے لیکن اس وقت تک یہ یورپ کی سب سے بڑی مسجد ہے۔ بلکہ اکیسویں صدی کی جدید سہولیات سے بھی آراستہ ہے جسے اسلامی روایات کے تابع اسلامی فن تعمیر کا خاص خیال رکھتے ہوئے تعمیر کیا گیا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ مسجد ہمیشہ یورپ میں اسلام کی صلح، امن اور آشتی کی خوبصورت تعلیم کا حسین نمونہ پیش کرتی رہے اور نیک فطرت لوگ، ایسے لوگ یہاں آئیں جن کے دل میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا خوف اور تقویٰ ہو اور اگلی نسلوں میں بھی تقویٰ پیدا کرنے والے ہوں اور ان کو خدا سے ملانے والے ہوں۔ اور آپ اس ثواب سے بھی حصہ لیں اور اس کے وارث ٹھہریں جس کا ذکر حدیث میں یوں آتا ہے کہ محمود بن لبید روایت کرتے ہیں کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے (اپنے دور خلافت میں) مسجد نبوی کی تعمیر نو اور توسیع کا ارادہ فرمایا تو کچھ لوگوں نے اسے ناپسند کیا۔ وہ یہ چاہتے تھے کہ اس مسجد کو اس کی اصل حالت میں ہی رہنے دیا جائے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ "مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ مِثْلَهٗ" کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ویسا ہی گھر بنائے گا۔

(مسلم، کتاب المساجد، باب فضل بناء المساجد والحث علیها)

اللہ تعالیٰ ان سب کو اس ثواب کا وارث ٹھہرائے لیکن یہ یاد رکھیں کہ صرف مسجد بنا کر کام ختم نہیں ہو گیا بلکہ یہ بات ہر احمدی کو ہر وقت اپنے ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اس زمانے کے امام کو پہچان کر، اس کی بیعت میں شامل ہو کر، ہم ان خوش قسمت لوگوں میں شامل ہو گئے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا حکم ماننے اور اسے پورا کرنے کی وجہ سے پہلوں سے ملانے کی خوشخبری دی ہے۔ لیکن یہ نہ سمجھیں کہ یہ خوشخبری ہمیں مل گئی ہے، آنے والے مسیح کو ہم نے مان لیا اور کام ختم اس لئے ہم ان تمام انعامات کے وارث ٹھہر جائیں گے۔ نہیں۔ بلکہ ہمیں مستقل کوشش کے ساتھ، جدوجہد کرتے ہوئے ان مسجدوں کو آباد بھی کرنا ہو گا اور یہاں سے پیار و محبت، رواداری اور بھائی چارے کے پیغام بھی دنیا کو دینے ہوں گے۔ مسلسل دعاؤں سے اپنی اصلاح کی طرف بھی توجہ دینی ہو گی اور اپنی نسلوں کی اصلاح کی طرف بھی توجہ دینی ہو گی۔

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں اس میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے انصاف کا حکم دیا ہے کہ جو شخص انصاف پر قائم ہو گا، حقوق العباد قائم کرنے والا ہو گا، جس کا ماحول اس سے کسی قسم کی تکلیف اٹھانے والا نہیں بلکہ اس سے فیض پانے والا ہو گا۔ اپنے گھر میں، اپنے بیوی بچوں کے ساتھ، پیار اور محبت کا سلوک کرنے والا ہو گا، نیکی کی تلقین کرنے والا اور بدی سے روکنے والا ہو گا، اور کسی کی دشمنی بھی اسے عدل سے پرے ہٹانے والی نہیں ہو گی تو ایسا شخص جو انصاف اور حقوق العباد کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والا ہے جب

اپنی تمام تر توجہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے گا، دین کو خالص کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو پکارے گا، مسجد میں داخل ہوتے ہی اس کا دل اللہ تعالیٰ کی خشیت سے پگھل رہا ہوگا، عبادت کا شوق ہوگا، ایک نماز کے لئے مسجد میں جانے کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں ہوگا تو ایسے حقوق اللہ ادا کرنے والے سے یقیناً حقوق العباد بھی ادا ہوں گے۔ تو ایسے لوگوں کو حقوق اللہ یہ توجہ دلا رہے ہوں گے کہ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ کرو۔ اور حقوق العباد کو ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی طرف توجہ ہو رہی ہوتی ہے۔ اور جب اس میں خالص ہو جاؤ گے تو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور ایک نومولود بچے کی طرح معصوم حالت میں پہنچو گے۔ جس کی ایک یہ بھی تشریح کی جاتی ہے کہ جس طرح ماں کے پیٹ میں بچہ مختلف حالتوں سے گزرتا ہوا ایک صحتمند بچے کی شکل میں پیدا ہوتا ہے۔ اگر کسی حالت میں بھی صحیح Development نہ ہو تو ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اور بعض دفعہ ڈاکٹر خود ہی ضائع کر دیتے ہیں۔ تو اسی طرح مرنے کے بعد روح بھی مختلف مدارج سے گزرے گی اس لئے خبردار رہو کہ مرنے کے بعد تمہاری روح، اللہ کے حضور ایسی حالت میں حاضر نہ ہو کہ شکل بالکل بگڑی ہوئی ہو۔ اس لئے ہمیشہ اللہ کا فضل اور اس کا رحم مانگتے رہو اور خالصتاً اسی کے ہو جاؤ۔

اس آیت میں ایک تو یہ حکم ہے کہ مسلمانو!، رسول خدا ﷺ پر ایمان لانے والو! تم نے اگر اللہ کی رضا حاصل کرنی ہے تو لازماً تمہیں اللہ کے لئے دین کو خالص کرنا ہوگا ورنہ تم ضلالت کے گڑھے میں جا گرو گے۔ دوسرے اس میں یہ پیشگوئی بھی تھی کہ ایک زمانہ گزرنے کے بعد مسلمان اگر اسلام کی حقیقی تعلیم کو بھلا بیٹھے تو ان کا اسلام صرف نام کا اسلام رہ جائے گا اور سوائے تھوڑی تعداد کے مسلمانوں کی اکثریت اس تعلیم کو بھلا دے گی اور آنحضرت ﷺ نے یہ پیشگوئی بھی فرما دی تھی کہ میرے بعد، کچھ عرصہ بعد ہی، اسلام پر ایک اندھیرے اور ظلمت کا وقت آ جائے گا۔ بالکل اندھیرا زمانہ ہوگا جیسے کہ ایک دوسری آیت بتاتی ہے کہ مسلمانوں نے بھی پہلی قوموں کی طرح راہ ہدایت کو بھلا دیا اور خدا کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنا لیا۔ اور سمجھتے یہ ہیں کہ ہمارے سے زیادہ اسلام پر عمل کرنے والا کوئی نہیں۔ اور اس تکبر میں اس حد تک بڑھ چکے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانے کے امام کو پہچاننے سے نہ صرف انکار کر رہے ہیں بلکہ آنے والے امام کا پہلی قوموں کی طرح استہزاء بھی کر رہے ہیں، اس کا تمسخرانہ انداز میں ذکر کرتے ہیں یا گندہ دہنی کی انتہاء تک پہنچے ہوئے ہیں تو ایسے لوگوں پر، ایسے گروہ پر، گمراہی لازم ہو چکی ہے۔ وہ ضلالت کے گڑھے میں جا پڑے ہیں۔

حدیث میں آتا ہے حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اس زمانہ کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ان میں سے ہی فتنے اٹھیں گے اور ان میں ہی لوٹ جائیں گے۔ (مشکوۃ، کتاب العلم الفصل الثالث صفحہ ۳۸۔ کنزالعمال جلد ٦ صفحہ ۴۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اسلام کی ظاہری اور جسمانی صورت میں بھی ضعف آ گیا ہے۔ وہ قوت اور شوکت اسلامی سلطنت کو حاصل نہیں اور دینی طور پر بھی وہ بات جو ﴿مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ﴾ میں سکھائی گئی تھی اس کا نمونہ نظر نہیں آتا۔ اندرونی طور پر اسلام کی حالت بہت ضعیف ہو گئی ہے اور بیرونی حملہ آور چاہتے ہیں کہ اسلام کو نابود کر دیں۔ ان کے نزدیک مسلمان کتوں اور خنزیروں سے بھی بدتر ہیں۔ ان کی غرض اور ارادے یہی ہیں کہ وہ اسلام کو تباہ کر دیں اور مسلمانوں کو ہلاک کر دیں۔ اب خدا کی کتاب کے بغیر اور اس کی تائید اور روشن نشانوں کے سوا ان کا مقابلہ ممکن نہیں۔ اور اسی غرض کے لئے خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اس سلسلے کو قائم کیا ہے۔

پھر فرمایا: اس وقت اسلام جس چیز کا نام ہے اس میں فرق آ گیا ہے۔ تمام اخلاق ضمیمہ بھر گئے ہیں اور وہ اخلاص جس کا ذکر ﴿مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ﴾ میں ہوا ہے، آسمان پر اٹھ گیا ہے۔ خدا کے ساتھ وفاداری، اخلاص، محبت اور خدا پر توکل کالعدم ہو گئے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ پھر نئے سرے سے ان قوتوں کو زندہ کرے۔

اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ان نئے زندہ کرنے والوں میں آپ کا بھی شمار ہے۔ اس لئے مسجدوں کی آبادی کرنا آپ کا بہت زیادہ فرض ہو چکا ہے۔

فرمایا: اب یہ زمانہ ہے کہ اس میں ریاکاری، عُجب، خودبینی، تکبر، نخوت، رعونت وغیرہ صفات رذیلہ تو ترقی کر گئے ہیں اور ﴿مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ﴾ وغیرہ جو صفات حسنہ تھے وہ آسمان پر اٹھ گئے۔ توکل تدبیر وغیرہ سب کالعدم ہیں۔ اب خدا کا ارادہ ہے کہ ان کی تخم ریزی ہو۔

پھر اسی آیت میں ایک تیسری بات ہمیں تنبیہ بھی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ہیں کہ اب خدا کا ارادہ ہے کہ نئے سرے سے ان قوتوں کو زندہ کرے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں توفیق دی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس ارادے میں شامل ہوئے اور اس امام کو مانا۔ لیکن اگر ہمارے عمل وہ نہ رہے جو خدا اور اس کا رسول ہم سے توقع کرتے ہیں تو پھر خدا کسی کا رشتہ دار نہیں ہے۔ کوئی اور قوم آ جائے گی، اور لوگ آ جائیں گے۔ مقصد تو انشاء اللہ پورا ہوگا لیکن ہم کہیں پیچھے نہ رہ جائیں۔

اس میں یہ تنبیہ ہے کہ اگر تم نے اپنی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف نہ رکھی، دین کو اس کے لئے خالص نہ کیا تو یہ نہ ہو کہ شیطان تم پر غلبہ پا لے اس لئے ہمیشہ استغفار کرتے ہوئے، اس کے حضور جھکتے ہوئے اس سے اس کا فضل طلب کرتے رہو اور اس ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''اعمال کے لئے اخلاص شرط ہے۔ جیسا کہ فرمایا ﴿مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ﴾۔ یہ اخلاص ان لوگوں میں ہوتا ہے جو ابدال ہوتے ہیں۔ یہ لوگ ابدال ہو جاتے ہیں اور یہ اس دنیا کے نہیں رہتے۔ ان کے ہر کام میں ایک خلوص اور اہلیت ہوتی ہے۔ فرمایا یہ خوب یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے ہو جاوے خدا تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے۔

پس خدا تعالیٰ کا ہونے کے لئے اور خدا کو اپنا بنانے کے لئے خدا تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کا جو مقصد بیان فرمایا ہے اس کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے، اس کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔ اور ان ابدال میں شامل ہو جو اس کا حکم سامنے رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح فرمایا ہے کہ ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ کہ میں نے جن اور انسان کو اس لئے پیدا کیا تا کہ وہ میری عبادت کریں۔ اور پھر اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے اس کی عبادت کرتے رہیں۔ اس سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے پرستش کے لئے ہی جن و انس کو پیدا کیا ہے۔ ہاں یہ پرستش اور حضرت عزت کے سامنے دائمی حضور کے ساتھ کھڑے ہونا بجز محبت ذاتیہ کے ممکن نہیں اور محبت سے مراد یکطرفہ محبت نہیں بلکہ خالق اور مخلوق کی دونوں محبتیں مراد ہیں۔ تا کہ بجلی کی آگ کی طرح جو مرنے والے انسان پر گرتی ہے اور جو اس وقت انسان کے اندر سے نکلتی ہے وہ بشریت کی کمزوریوں کو جلا دیں اور دونوں مل کر تمام روحانی وجود پر قبضہ کر لیں۔

پھر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے جن اور انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔ پس اس آیت کی رو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہو جانا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ انسان کو تو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے کہ اپنی زندگی کا مدعا اپنے اختیار سے آپ مقرر کرے کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آتا ہے اور نہ اپنی مرضی سے واپس جائے گا بلکہ وہ ایک مخلوق ہے اور جس نے پیدا کیا ہے اور تمام حیوانات کی نسبت عمدہ اور اعلیٰ قویٰ اس کو عنایت کئے۔ اسی نے اس کی زندگی کا ایک مدعا ٹھہرا رکھا ہے خواہ کوئی انسان اس مدعا کو سمجھے یا نہ سمجھے مگر انسان کی پیدائش کا مدعا بلاشبہ خدا تعالیٰ کی پرستش، خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے فانی ہو جانا ہی ہے۔

پھر آپ نے فرمایا:

''کیونکہ انسان فطرتاً خدا ہی کے لئے پیدا ہوا ہے جیسا کہ فرمایا ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی فطرت ہی میں اپنے لئے کچھ نہ کچھ رکھا ہوا ہے اور مخفی در مخفی اسباب سے اس کو اپنے لئے بنایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمہاری پیدائش کی اصلی غرض یہ رکھی ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ مگر جو لوگ اپنی اس اصلی اور فطری غرض کو چھوڑ کر حیوانوں کی طرح زندگی کی غرض صرف کھانا پینا اور سو رہنا سمجھتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دور جا پڑتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی ذمہ داری ان کے لئے نہیں رہتی۔ وہ زندگی جو ذمہ داری کی ہے وہ یہ ہے کہ ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ پر ایمان لا کر زندگی کا پہلو بدل لے۔ موت کا اعتبار نہیں۔ تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور تم اس کے لئے بن جاؤ۔ دنیا

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

تمہاری مقصود بالذات نہ ہو۔ میں اس لئے بار بار اس امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے۔ اور یہی بات ہے جس سے وہ دور پڑا ہوا ہے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم دنیا کے کاروبار چھوڑ دو۔ بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو۔ اسلام اس کو جائز نہیں رکھتا اور رہبانیت اسلام کا منشا نہیں۔ اسلام تو انسان کو چست، ہوشیار اور مستعد بنانا چاہتا تھا۔ اس لئے میں تو کہتا ہوں کہ تم اپنے کاروبار کو جدوجہد سے کرو۔ حدیث میں آیا ہے کہ جس کے پاس زمین ہو وہ اس کا تردّد نہ کرے تو اس سے مواخذہ ہوگا۔ پس اگر کوئی اس سے یہ مراد لے کہ دنیا کے کاروبار سے الگ ہو جاوے وہ غلطی کرتا ہے۔ نہیں، اصل بات یہ ہے کہ یہ سب کاروبار جو تم کرتے ہو اس میں دیکھ لو کہ خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو اور اس کے ارادہ سے باہر نکل کر اپنی اغراض اور جذبات کو مقدم نہ کرنا۔

(الحکم جلد ۵ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۰/ اگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۲)

پھر مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ نے یہ احسان فرمایا ہے کہ جہاں اُس کا قرب پانے کے لئے انفرادی طور پر نوافل اور ذکر الٰہی کا طریق بتایا، وہاں مساجد کا قیام کر کے اجتماعی عبادت کی طرف بھی توجہ دلائی تا کہ معاشرہ میں اونچ نیچ کا جو تصور ہے وہ بھی ختم ہو اور ایک محبت اور بھائی چارے کا معاشرہ قائم ہو۔

عبادت کے علاوہ قوم کے تربیتی اور دوسرے مسائل کی طرف بھی توجہ دی جائے تا کہ ایک انصاف پر مبنی معاشرہ قائم ہو سکے اور یہ ترغیب دلانے کے لئے کہ تم مسجدوں میں آؤ، ان کو آباد کرو، امیر غریب سب اکٹھے ہو کر میری عبادت کریں۔ فرمایا کہ جب اس طرح تم پانچ وقت میری عبادت کے لئے اکٹھے ہو گے تو اس کا ثواب بھی کئی گنا زیادہ ہوگا۔ اس لئے ہم اس زمانے کے امام کو ماننے والے اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے کا دعویٰ کرنے والے ہیں۔ ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ صرف مسجد بنانے پر ہی خوش نہ ہو جائیں بلکہ مسجدوں کو آباد بھی کریں ورنہ ہمارے اور غیروں میں کیا فرق رہ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ایسا جھکنے والے ہوں کہ کوئی انگلی کسی احمدی کی طرف یہ اشارہ کرتے ہوئے نہ اٹھے کہ مسجدیں تو بڑی خوبصورت بناتے ہیں لیکن نماز یہ کم پڑھتے ہیں۔ بلکہ کہنے والے یہ کہیں کہ اگر حقیقی عابد دیکھنا ہے، ایسے عباد الرحمٰن دیکھنے ہیں جن کے قریب شیطان نہیں پھٹکتا اور اس کے لئے دین خالص رکھنے والے ہیں تو یہ تمہیں ہر احمدی بچے، بوڑھے، مرد اور عورت میں نظر آئیں گے۔ اللہ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی اس ذمہ داری کو سمجھنے والا ہو۔ کیونکہ عبادت کا اللہ تعالیٰ نے اس قدر تاکید سے حکم فرمایا ہے کہ نماز کا جہاں بھی وقت ہو تم یہ نہ دیکھو کہ اس وقت وضو کے لئے پانی ہے یا نہیں، کپڑے صاف ستھرے ہیں یا نہیں، کوئی ایسی جگہ ہے یا نہیں جہاں تم نماز پڑھ سکو۔ بلکہ جب بھی نماز کا وقت آئے، نماز پڑھو۔ بلکہ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میرے لئے تمام زمین مسجد اور پاک بنائی گئی ہے۔ پس میری امت کے جس فرد کو جس جگہ بھی نماز کا وقت ہو جائے وہ وہیں نماز پڑھے۔ تو یہ ہے تعلیم جس کو ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

پھر فرمایا کہ: تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ مسجدوں میں تقویٰ کی زینت کے ساتھ جایا کرو۔ مسجد تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی گئی ہے۔ ان میں انہی نیک مقاصد کی ادائیگی ہونی چاہئے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے حکم دیا ہے اور اس کے ساتھ ظاہری صفائی کا خیال رکھنے کا بھی حکم ہے، صاف ستھرا لباس ہو، گندی بدبو نہ آتی ہو، روایتوں میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ لہسن پیاز وغیرہ کھا کر مسجد میں نہ آیا کرو تا کہ ساتھ کھڑے ہوئے مومن جو پوری توجہ سے نماز پڑھنا چاہتے ہیں ان کی نماز میں خلل نہ ہو، ان کی توجہ نہ بٹے۔ بلکہ آپ نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ یہ کھا کر مسجد کے قریب بھی نہ آؤ کیونکہ فرشتوں کو بھی اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے کچا لہسن یا پیاز کھا کر مسجد میں نہیں آنا چاہئے۔

پھر زینت ظاہری کے بارہ میں اور نماز میں توجہ رکھنے کی وجہ سے وضو کا بھی حکم ہے۔ اس سے ایک تو صفائی پیدا ہوتی ہے دوسرے ذرا آدمی Active ہو جاتا ہے وضو کرنے سے اور توجہ سے نماز پڑھتا ہے۔ اور خاص طور پر جمعہ کے دن تو نہا کر آنے کو پسند کیا گیا ہے۔ تو بہر حال مقصد یہ ہے کہ ظاہری طور پر بھی صفائی کا خیال رکھو تو روح کی بھی صفائی کی طرف توجہ ہوگی، اللہ تعالیٰ کی خشیت اور تقویٰ بھی دل میں پیدا ہوگا۔ اس ضمن میں چند احادیث پیش کرتا ہوں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ مسجدوں میں ذاتی یا دنیاداری کی باتیں کرنا بالکل منع ہے اور صرف ذکر الٰہی کے لئے یہ مسجدیں بنائی گئی ہیں اور اس طرف توجہ ہمیں دینی چاہئے۔

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مسجد میں مشاعرہ کے رنگ میں اشعار پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اور (اس بات سے بھی منع فرمایا ہے کہ) اس میں بیٹھ کر خرید و فروخت کی جائے اور مسجد میں جمعہ کے دن نماز سے پہلے لوگ حلقے بنا کر بیٹھے باتیں کریں۔ (ترمذی کتاب الصلوٰۃ)

پھر ایک حدیث ہے۔ حضرت واثلہ بن اسقعؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اپنی مساجد سے دور رکھو اپنے چھوٹے بچوں کو اور اپنے مجانین (دیوانوں) کو اور اپنے شراء (خرید) اور اپنی بیع (فروخت) کو۔ اور اپنے جھگڑوں کو اور اپنی آواز کو بلند کرنے کو۔ اور اپنی حدود کی تنفیذ کو اور اپنی تلواریں کھینچنے کو۔ اور مساجد کے دروازوں پر (یعنی ان کے قریب) طہارت خانے بناؤ نیز جمعوں (یا اجتماع کے موقع) پر ان میں خوشبودار دھونی دو۔ (سنن ابن ماجہ)

تو اتنے چھوٹے بچوں کو مسجد میں نہیں لانا چاہئے جس کی بالکل ہوش کی عمر نہ ہو اور ان کے رونے سے دوسرے نمازیوں کی عبادت میں خلل واقع ہوتا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ کا یہ شکر ہے کہ جماعت احمدیہ ایک پرامن جماعت ہے اور ہمارے ہاں یہ تصور بھی نہیں ہوتا کہ تلواریں کھینچی جائیں۔ مجھے ایک واقعہ یاد آ گیا ہے۔ جیل میں ایک بڑا داڑھی والا مولوی ٹائپ آدمی تھا۔ میں نے اس سے انٹرویو لینا شروع کیا کہ تم کس طرح یہاں آئے۔ تو وہ قتل کے کیس میں آیا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا یہ قتل ہوا کیسے۔ (کہنے لگا) کہ رمضان کے مہینے میں اعتکاف بیٹھا ہوا تھا کہ مسجد میں ایک آدمی آیا میرے پاس بندوق تھی میں نے فائر کیا اور مار دیا۔ غلطی سے فائر ہو گیا۔ میں نے کہا کہ بندوق تم نے وہاں رکھی کیوں تھی؟ غلطی سے فائر ہو گیا؟۔ تو یہ دشمنیاں مسجدوں میں بھی چلتی ہیں، اعتکاف بیٹھے ہوئے بھی قتل کرنا جائز سمجھتے ہیں۔

پھر حدیث میں آتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرا کرو تو وہاں کچھ کھا پی لیا کرو۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! یہ جنت کے باغات کیا ہیں؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مساجد جنت کے باغات ہیں" میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! ان میں کھانے پینے سے کیا مراد ہے؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ" پڑھنا۔

(ترمذی' کتاب الدعوات' باب حدیث فی اسماء اللہ الحسنیٰ مع ذکرھا تماما)

ذکر الٰہی کرنا سے مراد یہ ہے کہ جنت کے باغ ہیں مسجد اور ذکر الٰہی کرنا وہاں کی خوراک۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہروں کی پسندیدہ جگہیں ان کی مساجد اور شہروں کی ناپسندیدہ جگہیں ان کی مارکیٹیں ہیں۔

(مسلم' کتاب المساجد' باب فضل الجلوس فی مصلاہ بعد الصبح و فضل المساجد)

لیکن آج کل آپ دیکھیں کہ جو ناپسندیدہ جگہیں ہیں ان میں لوگ زیادہ بیٹھتے ہیں اور مساجد جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ جگہیں ہیں ان میں کم بیٹھا جاتا ہے، اس طرف توجہ کم ہے۔

تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے ہر احمدی کو اس بات کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہئے کہ اپنی مساجد کو آباد کریں۔

پھر مسجد میں تلاوت اور درس و تدریس کے بارہ میں حدیث ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی قوم مسجد میں کتاب اللہ کی تلاوت اور باہم درس و تدریس کیلئے بیٹھی ہو تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے۔ رحمت باری ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو اپنے جلو میں لے لیتے ہیں۔

(سنن الترمذی، کتاب القراءات، باب ماجاء ان القران انزل علی سبعة احرف)

حضرت براده الاسلمیؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: اندھیروں کے دوران مسجدوں کی طرف بکثرت چل کر جانے والوں کو قیامت کے روز نور تام عطا ہونے کی بشارت دے دو۔

تو اس سے ایک یہ بھی مراد ہے کہ یہ دنیاداری کا زمانہ ہے، اس میں مسجدیں آباد کرنے والوں کو مکمل نور عطا ہوگا اور اس کی بشارت دی گئی ہے۔

پھر حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کسی شخص کو مسجد میں عبادت کے لئے آتے جاتے دیکھو تو تم اس کے مومن ہونے کی گواہی دو (اس لئے کہ) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

الرحیم جیولرز

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ:۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ

حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443

"اللہ کی مساجد کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں"۔

(ترمذی کتاب التفسیر تفسیر سورۃ التوبہ)

عروہ بن زبیر نے اپنے دادا عُروہ کے حوالہ سے روایت کی ہے کہ ان سے رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم اپنے محلوں میں مسجدیں بنائیں اور یہ کہ ہم ان کو عمدہ تعمیر کریں اور ان کو پاک صاف رکھیں۔ (مسند احمد بن حنبل)

تو مسجد کی صفائی کا بھی بہت خیال رکھنا چاہئے۔ مسجد کی صفائی کے ضمن میں ایک حدیث آتی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے سامنے میری اُمت کے اجر پیش کئے گئے یہاں تک کہ وہ خس و خاشاک بھی اجر کا باعث ہے جسے ایک شخص مسجد سے باہر پھینکتا ہے۔

مسجد کی صفائی کے لئے اگر کوئی تنکا بھی اٹھا کر باہر پھینکتا ہے تو اس کا بھی اجر ملتا ہے۔

پھر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے مسجد سے تکلیف دینے والی چیز نکالی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد، باب تطهير المساجد وتطييبها)

پس اس مسجد میں بھی دنیا میں جہاں جہاں بھی جماعت احمدیہ کی مساجد ہیں ہمیں ان کی صفائی کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے۔ صرف یہ نہیں کہ بنا لی ہے اور اس کے بعد اس کی صفائی اور Maintenance کی طرف توجہ نہ ہو۔ بلکہ بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ اور ہماری مساجد کی صفائی کے معیار بہت بلند ہونے چاہئیں۔ آنحضرت ﷺ تو بعض اوقات گند دیکھ کے خود بھی صفائی کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ تو جماعتی نظام کو اس طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

بعض لوگ اگر امام کے انتظار میں کچھ دیر بیٹھنا پڑے تو بڑبڑانا شروع کر دیتے ہیں، بار بار گھڑیاں دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ ان کو یہ حدیث پیش نظر رکھنی چاہئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے ہر شخص اس وقت تک نماز میں مشغول شمار ہوتا ہے جب تک وہ نماز کے انتظار میں ہوتا ہے۔ اور تم میں سے ہر شخص کے لئے فرشتے یہ دعائیں کرتے رہتے ہیں کہ اے اللہ! تو اسے بخش دے۔ اے اللہ! تو اس پر رحم فرما۔ جب تک وہ مسجد میں ہو۔ (ترمذی، کتاب الصلوٰۃ، باب ماجاء فی القعود فی المسجد)

ہر انسان جو اس معاشرے میں رہ رہا ہے اس کی چکاچوند سے متاثر ہوتا ہے۔ مادیت کا لالچ اس پر بار بار حملہ کر رہا ہوتا ہے۔ شیطان اپنا پورا زور لگا رہا ہوتا ہے کہ میں اس شخص کو کسی طرح قابو کروں اور اس کو خدا سے دور لے جاؤں۔ بعض دفعہ یہی ہوتا ہے کہ چلو یہ کام ہے، دنیاداری کا کام چھوٹا سا یہ پہلے کر لو، نماز بعد میں پڑھ لیں گے ابھی کافی وقت ہے۔ تو یہ شخص اپنی روحانی سرحد کے اس دائرے کو کمزور کر رہا ہوتا ہے اور جب یہ دائرہ کمزور ہو جاتا ہے تو پھر شیطان حملہ کر کے اس کو بہت دور لے جاتا ہے۔ بعض دفعہ یہی ہوتا ہے کہ چلو پڑھ لیں گے، ٹھہر کر پڑھ لیں گے۔ تو پھر وہ نماز رہ ہی جاتی ہے یا پھر اتنی جلدی میں پڑھی جاتی ہے جیسے جلدی جلدی کوئی مصیبت گلے سے اتاری جائے۔ تو اس سستی سے بچنا چاہئے۔ مومن کا دل تو نماز کی طرف رہنا چاہئے اور اس مادی دنیا میں تو آج کل یہ سب سے بڑا جہاد ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا میں آپ کو وہ عمل نہ بتاؤں جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے اور درجات کو بلند فرماتا ہے"۔ فرمایا وہ یہ ہے کہ: "جی نہ چاہتے ہوئے بھی کامل وضو کرنا، اور مسجد کی طرف زیادہ چل کر جانا، نیز ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ یہ رِباط ہے، یہ رِباط ہے، یہ رِباط ہے (سرحدوں پر گھوڑے باندھنا یعنی تیاریٔ جہاد)"۔ (سنن النسائی، کتاب الطهارة، باب الامر باسباغ الوضوء)

تو یہ ہر مومن کا فرض ہے کہ اپنی روحانی سرحدوں کی حفاظت کرے کیونکہ جب سب مل کر اس طرح سرحدوں کی حفاظت کریں گے اور مسجدوں میں آئیں گے اور مسجدوں کو آباد کریں گے تو پھر کوئی دشمن نہیں جو کبھی ہمیں نقصان پہنچا سکے۔ انشاء اللہ۔ اور آپ ﷺ ہمیں یہ خوشخبری دے رہے ہیں کہ اس طرح کرو گے تو ہمیشہ محفوظ رہو گے، ہر دشمن سے بچے رہو گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا "باجماعت نماز ادا کرنا گھر اور بازار میں اکیلے پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ اجر کا موجب ہے۔ تم میں سے جب کوئی اچھی طرح وضو کرے اور مسجد میں محض نماز کی خاطر آئے تو وہ کوئی قدم نہیں اٹھاتا مگر اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلہ میں اس کی ایک خطا معاف کر دیتا ہے اور اس کا ایک درجہ بلند فرماتا جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے۔ اور جب وہ مسجد میں آ جاتا ہے تو جب تک نماز کے لئے وہاں رُکا ہے نماز ہی میں شمار ہوگا۔ اس کے لئے ملائکہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ 'اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ' یہ حالت اس وقت تک رہتی ہے جب تک کہ وہ کسی اور کام یا بات میں مصروف نہیں ہوتا۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ فی المسجد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو ہماری اس مسجد میں اس نیت سے داخل ہوا کہ بھلائی کی بات سیکھے یا بھلائی کی بات جانے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہوگا۔ اور جو مسجد میں کسی اور نیت سے آئے تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو کسی ایسی چیز کو دیکھتا ہے جو اس کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۳۵۰ مطبوعہ بیروت)

مسجد میں آ کر نوافل پڑھنا بھی مستحب ہے۔ حضرت ابوقتادہ الاسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو وہ بیٹھنے سے قبل دو رکعات (نفل) ادا کرے۔ (بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب اذا دخل المسجد فليركع ركعتين)

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب مسجد میں داخل ہونے لگتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے رسول پر سلامتی ہو، یعنی اللہ کا نام لے کر مسجد میں داخل ہوں یعنی یہ کہیں "بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ" اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے رسول پر سلامتی ہو۔ پھر کہے "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ" اے اللہ میرے گناہ مجھے بخش دے "وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ" اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب مسجد سے نکلنے لگے تو یہ دعا کرے "بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ" اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول پر سلام ہو "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ" اے اللہ میرے گناہ بخش دے "وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ" اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔ (مسند احمد بن حنبل)

ایک حدیث میں آداب مساجد کے بارہ میں آتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کچھ باتیں ہیں جو مسجد میں کرنی جائز نہیں۔ (۱) مساجد کو گزرنے کا راستہ نہ بنایا جائے۔ (شارٹ کٹ میں یہ نہیں کہ ایک دروازے سے آئے دوسرے سے نکل گئے)۔ (۲) مسجد میں اسلحہ کا مظاہرہ نہ کیا جائے۔ (۳) مسجد میں کمان نہ پکڑی جائے اور نہ مسجد میں تیر برسائے جائیں۔ (۴) کچا گوشت لے کر مسجد سے نہ گزرا جائے۔ (اس سے گند بھی پھیلتا ہے، بُو بھی پھیلتی ہے)۔ (۵) مسجد میں نہ تو کسی پر حد جاری کی جائے اور نہ مسجد میں کسی سے قصاص لیا جائے۔ اسی طرح مسجد کو بازار نہ بنایا جائے (یعنی مسجد میں خرید و فروخت نہ کی جائیں)۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد، باب مایکرہ فی المساجد)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "حق اللہ میں بھی امراء کو دقت پیش آتی ہے اور تکبر اور خود پسندی ان کو محروم کر دیتی ہے۔ مثلاً نماز کے وقت ایک غریب کے پاس کھڑا ہونا برا معلوم ہوتا ہے۔ اُن کو اپنے پاس بٹھا نہیں سکتے اور اس طرح پر وہ حق اللہ سے محروم رہ جاتے ہیں کیونکہ مساجد تو دراصل بیت المساکین ہوتی ہیں"۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۶۸۔ جدید ایڈیشن)

پھر آپؑ نے فرمایا: "اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر، جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے، پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیام مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو۔ محض للہ اُسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو، تب خدا برکت دے گا۔

یہ ضروری نہیں کہ مسجد مرصّع اور پکی عمارت کی ہو۔ بلکہ صرف زمین روک لینی چاہئے اور وہاں مسجد کی حد بندی کر دینی چاہئے اور بانس وغیرہ کا کوئی چھپر وغیرہ ڈال دو کہ بارش وغیرہ سے آرام ہو۔ خدا تعالیٰ تکلفات کو پسند نہیں کرتا۔ آنحضرت ﷺ کی مسجد چند کھجوروں کی شاخوں کی تھی اور اسی طرح چلی آئی۔ پھر حضرت عثمانؓ نے اس لئے کہ ان کو عمارت کا شوق تھا، اپنے زمانہ میں اسے پختہ بنوایا"۔ (تو یہ بھی وہم نہیں

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ
Manufacturers of : All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

ہونا چاہئے کہ صرف کچی مسجد ہی ، چھپر ہی ہوں۔ بلکہ پختہ بھی بنوائی گئیں۔اور آنحضرت ﷺ نے جیسا کہ مَیں نے پہلے حدیث سے ذکر کیا تھا حضرت عثمانؓ نے اس کی وضاحت بھی کی تھی)۔فرمایا
"حضرت عثمانؓ نے اس لئے کہ ان کو عمارت کا شوق تھا، اپنے زمانہ میں اسے پختہ بنوایا۔مجھے خیال آیا کرتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ اور عثمانؓ کا قافیہ خوب ملتا ہے۔شاید اسی مناسبت سے اُن کو اِن باتوں کا شوق تھا۔غرضیکہ جماعت کی اپنی مسجد ہونی چاہئے جس میں اپنی جماعت کا امام ہو اور وعظ وغیرہ کرے۔اور جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ سب مل کر اسی مسجد میں نماز باجماعت ادا کیا کریں۔جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہئے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں"۔

(ملفوظات جلد چہارم ،صفحہ ۹۳۔ جدید ایڈیشن)

پھر آپ فرماتے ہیں:

"مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ورنہ یہ سب مساجد ویران پڑی ہوئی ہیں۔رسول کریم ﷺ کی مسجد چھوٹی سی تھی۔کھجور کی چھڑیوں سے اس کی چھت بنائی گئی تھی اور بارش کے وقت چھت میں سے پانی ٹپکتا تھا۔مسجد کی رونق نمازیوں کے ساتھ ہے۔آنحضرت ﷺ کے وقت میں دنیاداروں نے ایک مسجد بنوائی تھی۔وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے گرادی گئی۔اس مسجد کا نام مسجد ضرار تھا یعنی ضرر رساں۔اس مسجد کی زمین خاک کے ساتھ ملادی گئی تھی۔مسجدوں کے واسطے حکم ہے کہ تقویٰ کے واسطے بنائی جائیں"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۹۱۔جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ ہماری جو بھی مسجد بنے اس کی خالص بنیاد تقویٰ اللہ پر ہو اور ہمیشہ ہمارا شمار اللہ تعالیٰ کے عبادتگزاروں میں سے ہو۔اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والے ہوں اور اپنی ساری مرادیں اور خواہشیں اس کے حضور پیش کرنے والے ہوں اور اس خدا کو سب قوتوں کا مالک اور سب طاقتوں کا سرچشمہ سمجھتے ہوں اور خالص اسی کے ہو جائیں۔اور اسی کے حکم کے مطابق وموافق مسجدوں کو آباد کرنے والے بھی ہوں۔یہ مسجد بھی اور دنیا میں جہاں بھی جماعت کی مساجد ہیں اللہ کرے کہ وہ گنجائش سے کم پڑنے لگ جائیں۔اور نمازیوں سے چھلک رہی ہوں۔یاد رکھیں اسلام اور احمدیت کی فتح اب ان مسجدوں کو آباد کرنے سے ہی وابستہ ہے۔پس اے احمدیو! اٹھو! اور مسجدوں کی طرف دوڑو اور ان کو آباد کردو تا کہ الٰہی وعدوں کے مطابق ہم جلد از جلد اسلام اور احمدیت کی فتح کے دن دیکھ سکیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور یہ دن دیکھنے نصیب کرے۔

❁❁❁ ❁ ❁❁❁

بقیہ صفحہ (13)

ایک کا ذکر کرتا ہوں۔

ایک فدائی نے حضورؓ کی خدمت میں تحریر کیا

"خاکسار نے حضور سے مہلت کی درخواست کی جو منظور ہو چکی ہے مگر میرے دل نے کہا کہ آخری تاریخ سے پہلے ہی چندہ داخل کرنا ضروری ہے اس لئے میں نے زیور فروخت کر کے ادا کر دیا ہے"۔(الفضل ۲۴رنومبر ۱۹۴۰ء)

ایک اور احمدی مخلص نے لکھا:

"....اب جو حضورؓ کے پاک کلمات پہنچے تو بدن میں آگ سی لگ گئی۔روح بے چین ہوگئی۔پیارے آقا! اس ماہ میں مقروض بھی ہوں تاہم اپنا وعدہ حضور کے قدموں میں ڈال رہا ہوں۔اگرچہ یہ حقیر رقم ہے مگر قبولیت پر ممکن ہے میری عاقبت بخیر ہو"۔(الفضل ۸رنومبر ۱۹۴۰ء)

ایک دوست نے لکھا:

"....اس دفعہ چندہ تحریک جدید ادا کرنے کی بظاہر کوئی صورت نظر نہ آئی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے اس کی ادائیگی کی توفیق دی...حالت یہ ہے کہ اس وعدہ کے پورا کرنے کے بعد میرے گھر میں ایک پیسہ بھی نہیں۔سارا مہینہ ہی گھر قرض پر گزارنا ہے"۔(الفضل ۱۸رنومبر ۱۹۳۷ء)

ایک اور مخلص احمدی دوست نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں یوں لکھا:

"سیدی! میں چندہ میں اضافہ کرتا ہوں میرا مولیٰ میری آمدنی میں اضافہ کرتا ہے اور میرے مال واولاد میں برکت بخشتا ہے....چندے میں نہیں دیتا میرا مالک خالق مجھے دیتا ہے۔میں منی آرڈر کر دیتا ہوں۔میں نے قرض بھی دینا تھا ان سالوں میں وہ بھی اتر گیا۔مکان کچے تھے پختہ ہوگئے۔میں تو سمجھتا ہوں تحریک جدید کا چندہ اکسیر ہے کیمیا گری ہے"۔(الفضل ۱۸ردسمبر ۱۹۴۰ء)

تحریک جدید کے تقاضوں کو مزید بہتر رنگ میں پورا کرنے کیلئے اور مزید قربانیوں کیلئے نہایت مؤثر اور ولولہ انگیز رنگ میں خطاب کرتے ہوئے حضورؓ نے جو پیغام جماعت کے نام دیا تھا اس میں آپ نے فرمایا:

"اے غافلو جاگو! اے بے پرواہو ہوشیار ہو جاؤ، تحریک جدید نے تبلیغ اسلام کیلئے ایک بہت بڑا کام کیا ہے۔مگر اب وہ کام اس قدر وسیع ہو چکا ہے کہ موجودہ چندے اس کے بوجھ کو اٹھا نہیں سکتے۔مبارک ہے وہ سپاہی جو اپنی جان دینے کیلئے آگے بڑھتا ہے مگر بدقسمت ہے....وہ...جو اس کیلئے گولہ بارود مہیا نہیں کرتا....پس اے عزیزو! کمریں کس لو اور زبانیں دانتوں میں دبالو۔جو تم میں سے قربانی کرتے ہیں وہ اور زیادہ قربانیاں کریں۔اپنے حوصلہ کے مطابق نہیں دین کی ضرورت کے مطابق اور جو نہیں کرتے قربانی کرنے والے انہیں بیدار کریں"۔(الفضل ۱۲رجولائی ۱۹۴۶ء)

اللہ کرے کہ جماعت کا قدم ہمیشہ ہر میدان میں خواہ وہ جانی قربانی کا ہو مالی قربانی کا ہو۔وقف کا ہو یا کسی رنگ میں بھی کوئی مطالبہ آئے پہلے سے بڑھ کر آگے آنے والے ہوں اور غلبہ اسلام کا یہ قافلہ شاہراہ احمدیت پر ترقیات کی منازل طے کرتا ہوا آگے سے آگے ہی بڑھتا چلا جائے اور بانی تحریک جدید کی یہ سکیم جو دراصل نشأۃ ثانیہ کی ہی ایک سکیم ہے پوری شان وشوکت کے ساتھ دشمنانِ اسلام کی سکیموں کو ناکام ونامراد کرتی چلی جائے اور اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے جب اس سکیم کے ذریعے ساری دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے اور خلافتِ احمدیہ کے ذریعہ توحید کا جھنڈا ساری دنیا میں لہرانے لگے۔اے خدا ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرما۔آمین

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے

افسوس مکرم صوفی غلام احمد صاحب درویش قادیان وفات پاگئے

افسوس مکرم صوفی غلام احمد صاحب درویش قادیان ولد چوہدری سردار محمد صاحب مرحوم مختصر علالت کے بعد مورخہ ۷۔جنوری کو صبح ساڑھے پانچ بجے وفات پاگئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کو قبل ازیں دل کی تکلیف کا عارضہ ہوا ایک دوبار اس کا حملہ ہوا اور اللہ تعالیٰ نے شفادیدی اس کے ساتھ ہی گردے کی تکلیف بھی ہوگئی آہستہ آہستہ کھانا بھی کم ہوتا گیا۔چند دن سے کمزوری میں زیادہ اضافہ بھی ہوگیا۔

مرحوم ۱۹۲۳ء میں ستھیالی ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد کچھ عرصہ فوج میں بھی رہے

جب حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ستھیالی مسجد میں شام کی نماز کے بعد پیغام سنایا گیا کہ حضور نے مرکز کی حفاظت کے لئے خدام کو وقف کرنے کی ہدایت فرمائی ہے آپ کے والد صاحب نے یہ پیغام سن کر فورا آپ کا نام اس مبارک تحریک میں لکھوا دیا اور گھر آکر آپ سے پوچھا کہ کیا خیال ہے اس تحریک کے لئے تو آپ نے والد صاحب سے کہا جیسے آپ نے کیا ہے میں اسکے لئے تیار ہوں اور اس طرح آپ وقف کر کے قادیان آگئے۔اور درویشی کی سعادت حاصل کی یہاں پر انجمن کے مختلف ادارہ جات میں کام کیا۔

آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند نہایت سادہ طبیعت کم گو اور خاموش طبیعت کے مالک تھے عرصہ درویشی نہایت صبر اور شکر سے گذارا زندگی کے آخری سالوں میں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی بھی عطا فرمائی اور آپ نے زمین خرید کر اپنا مکان بنایا اور اس میں رہائش اختیار کر لی آپ ضرورت مندوں کی مدد بھی کرتے تھے آپ کی دو شادیاں ہوئیں پہلی شادی دیودرگ ضلع رائچور کرناٹک میں مکرمہ سعیدہ بانو صاحبہ سے ہوئی جن سے ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہوئیں اہلیہ کی وفات کے بعد پہلی بیوی کی سگی بہن مکرمہ صفیہ بانو صاحبہ سے شادی ہوئی جن سے دو بیٹے ایک بیٹی ہوئے اللہ کے افضل سے سبھی بچوں کی شادیاں ہو چکی ہیں۔دو بیٹے اور ایک بیٹی جرمن میں ہیں دو بیٹیاں ایک بیٹا قادیان میں ہیں مرحوم کو اپنے والد اور بالخصوص والدہ سے بہت محبت تھی۔جس کا ذکر وہ اپنے دوستوں سے کرتے تھے اور وقتاً فوقتاً اپنی محدود آمد کے باوجود والدہ کیلئے پیسے بھجواتے رہتے تھے۔ناصر آباد کی مسجد میں بھی آپ نے ایک بڑی رقم چندہ کے طور پر دی تھی۔

آپ کے چھوٹے بھائی مکرم رشید احمد صاحب بھٹی ریٹائرڈ معلم وقف جدید جلسہ سالانہ قادیان پر ۲۵ دسمبر کو تشریف لانے والے تھے لیکن اٹاری بارڈر سے اجازت نہ ملی اور واپس چلے گئے۔پھر بذریعہ جہاز ۶ جنوری کو قادیان تشریف لائے اس طرح بھائی سے ملاقات ہوگئی

مرحوم کی نماز جنازہ، جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے پڑھائی اور قطعہ درویشان میں تدفین عمل میں آئی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے مقام قرب عطا فرمائے غمزدہ بیوہ، بھائی، بچگان اور جملہ عزیز واقارب کو صبر اجمیل عطا فرمائے۔

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs.& Suppliers of:
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

بقیہ صفحہ: ۱

تعالیٰ کے عبادت گزار بنو۔ اپنی انانیت کو ختم کرو ہر وقت ذہن میں لاؤ کہ میں خدا کا ایک عاجز انسان ہوں یہ خیال نہ کرو کہ میں نے جماعت کیلئے قربانیاں دی ہیں اور جماعت کو بھی میرا خیال رکھنا چاہئے۔

پھر دوسری اہم ذیوٹی حضرت مسیح موعودؑ نے یہ بیان فرمائی کہ اللہ کی مخلوق کی خدمت کرو فرمایا کہ اللہ کی مخلوق کی جس قدر ضروریات ہیں قطع نظر اس کے کہ وہ کس قوم اور مذہب سے ہے ان کو پورا کرنے کی کوشش کرو اللہ تعالیٰ نے مختلف لوگوں کو مختلف دوسرے لوگوں کے ماتحت کیا ہے دنیا میں یہی طریق چل رہا ہے اپنے ماتحتوں کی عزت نفس کا ہمیشہ خیال رکھو۔ بعض دفعہ بعض ضرورت مند دروازے پر آجاتے ہیں جس حد تک تمہیں توفیق ہے انہیں دنیا کے بارے میں بھی بتاؤ انہیں دین کے بارے میں بھی بتاؤ اگر مسلمان ہیں تو انہیں اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کی تلقین کرو تب کہا جاسکتا ہے کہ تم اسلام کے اصولوں پر صحیح رنگ میں چلنے والے ہو۔

حضور انور نے اپنے ایمان افروز خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا جس مذہب کی تعلیم کا یہ خلاصہ ہو تو اس کے ماننے والوں کے متعلق یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ وہ مذہب کے نام پر جنگیں کریں گے جیسا کہ آجکل بعض نادان کہتے ہیں اگر کوئی مسلمان کہلا کر ایسا کرتا ہے تو وہ اسلام کی تعلیم کے خلاف کرتا ہے اسلام تو محبت رواداری اور نرمی کا مذہب ہے وہ تو تمام مذاہب کے انبیاء بلکہ ان کے ماننے والوں کی بھی عزت و احترام کا حکم دیتا ہے ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی قوم کا کوئی معزز شخص تمہارے پاس آئے تو اس کی عزت کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر ہر مذہب والا دوسرے مذہب کے نبی رشی منی کی عزت کو اپنے مذہب کا حصہ بنائے تو دنیا میں ہر طرف امن قائم ہو سکتا ہے ہر مذہب اپنے مذہب کی خوبیاں تو بیان کرے لیکن دوسرے کے مذہب کو برا نہ کہے فرمایا دوسرے کے مذہب کو برا کہنے والا وہی ہوتا ہے جس کے پاس دلائل نہیں اور جس کے پاس دلائل نہ ہوں تو وہ جھوٹا مذہب ہے۔

فرمایا: بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسلام جنگجو مذہب ہے اور امن پسند مذہب نہیں اعتراض کرتے ہیں کہ اگر اسلام جنگجو مذہب نہیں تو اس میں ابتداء میں کیوں جنگیں ہوئیں حضور نے فرمایا یہ باتیں صرف علم کی کمی کی وجہ سے ہیں اور اسلام کی دشمنی کی وجہ سے ہیں اور یہ محض اسی وجہ سے ہے کہ اسلامی تاریخ کا مطالعہ نہیں کیا گیا۔ اگر تاریخ پڑھیں تو پتہ چل جائے گا کہ اسلام نے کبھی بھی جنگوں کی ابتدا نہیں کی بلکہ اسلام کی جنگیں محض دفاعی تھیں۔ مکہ والوں نے تیرہ سال مسلمانوں پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے یہاں تک کہ عورتوں کو بھی سخت شرمناک سزاؤں کے ساتھ مارا گیا۔ تو اس قسم کی ایذاء رسانیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سال تک برداشت کیا یہاں تک کہ آپ کے قتل کے منصوبے بنائے گئے۔ جب آپ ہجرت کر گئے تو انہوں نے تعاقب کیا پھر جب یہ مدینہ تک حملہ کیلئے پہنچے تو اللہ نے دفاعی جنگ کی اجازت دی ہے۔ قرآن مجید تو ان جنگوں کی وجہ یہی بتاتا ہے کہ آزادی مذہب کی خاطر یہ جنگیں لڑی گئیں۔

پھر جنگوں میں یہ آداب سکھائے کہ کسی بوڑھے، عورت اور بچے کو قتل نہیں کرنا درختوں کو نہیں جلانا۔ راہبوں اور عبادت خانوں کو کچھ نہیں کرنا۔ جو بھاگ جائے اس کا تعاقب نہیں کرنا۔

پس اسلام کو دہشت گرد مذہب قرار دینے والے ذرا سوچیں کہ دہشت گرد مذاہب ایسا ہوا کرتا ہے جو ایسی ہدایات دے۔ چند لوگوں یا چند تنظیموں کے اسلام کی طرف منسوب عمل کو ہرگز اسلامی نہیں قرار دیا جاسکتا۔ آج کی دنیا میں جب انسان نہایت سلجھا ہوا اور ترقی یافتہ سمجھا جاتا ہے ایسے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ نہیں ہوتا۔ آج بھی جب جنگ ہوتی ہے ہوائی جہازوں سے بم برسائے جاتے ہیں اور بوڑھے اور عورتیں، بچے بے گناہ قتل ہو رہے ہوتے ہیں۔ قرآن فرماتا ہے کہ جو شخص کسی بے گناہ کو بلاوجہ قتل کرتا ہے وہ گویا پوری دنیا کو قتل کرتا ہے۔

فرمایا یہ حسین تعلیم ہے جو اسلام پیش کرتا ہے اور اس پر عمل کرتا رہا ہے اور جماعت احمدیہ بھی اس پر عمل کرتی ہے جماعت احمدیہ کے نزدیک اب تلوار کا جہاد حرام ہو چکا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

تمام سچے مسلمان جو دنیا میں گزرے کبھی ان کا یہ عقیدہ نہیں ہوا کہ اسلام کو تلوار کے ذریعہ پھیلانا چاہئے بلکہ ہمیشہ اسلام اپنی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے پھیلا ہے پس جو لوگ مسلمان کہلا کر صرف یہی بات کرتے ہیں کہ اسلام کو تلوار سے پھیلانا چاہئے وہ اسلام کی ذاتی خوبیوں سے آشنا نہیں اور ان کی کارروائی درندوں کی کارروائی سے مشابہ ہے۔ فرمایا قرآن کریم میں صاف حکم ہے کہ دین کے پھیلانے کیلئے تلوار نہ اٹھاؤ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا میں امن پھیلانے کیلئے یہ تعلیم دی ہے کہ ہر ایک قوم کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ نرمی سے عقل بڑھتی ہے اور بردباری سے گہرے خیال پیدا ہوتے ہیں۔ جو شخص یہ طریق اختیار نہ کرے وہ ہم

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت اقدس کی نصائح پر عمل کرنے والا بنائے اور صحیح رنگ میں عباد الرحمٰن بنائے۔ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کو انسانی زندگی کی اہمیت کا احساس دیدے اور تمام دنیا میں امن ہو۔

آخر پر حضور اقدس نے فرمایا قادیان کے جلسہ میں جو بھی شامل ہیں اللہ تعالیٰ سب کو جلسہ کی برکات سے فیضیاب فرمائے اور ان تین دنوں میں دیار مسیح میں پہنچ کر جو انہوں نے فیض حاصل کیا ہے اللہ ان کی نسلوں میں وہ فیض جاری فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سب شاملین کو حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کا وارث بنائے اور آپ سب کو اسلام کی امن بخش تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر فرمایا گزشتہ دنوں ایران میں خوفناک زلزلہ آیا ہے۔ ہمدردی کا تقاضا یہ ہے کہ ان کیلئے دعائیں کی جائیں اور مالی مدد بھی کی جائے ہر ملک میں امراء اپنے اپنے حالات کے مطابق جائزہ لیں اور ایران کے زلزلہ زدگان کی خدمت کریں۔ آخر پر حضور پُرنور نے دعا کرائی۔

بقیہ صفحہ: ۱

حضور انور نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ نومبائعین کو پہلے روز سے ہی مالی قربانیوں کے بارہ میں بتا دینا چاہئے اور انہیں آہستہ آہستہ مالی قربانی کی عادت ڈالنی چاہئے۔

حضور اقدس نے وقف جدید کے سال ۲۰۰۳ء کے اعداد و شمار بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سال اٹھارہ لاکھ اسی ہزار پاؤنڈ (کم و بیش ۱۵ کروڑ انڈین روپے) کی وصولی ہوئی ہے جو گزشتہ سال سے ۳ لاکھ اکہتر ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ وقف جدید کے چندہ میں حصہ لینے والوں کی تعداد چار لاکھ آٹھ ہزار ہے۔ جو گزشتہ سال کی نسبت ۲۸ ہزار زیادہ ہے۔

حضور پُرنور نے فرمایا اب تک ۱۲۴ ممالک وقف جدید میں حصہ لے رہے ہیں اور دنیا کے دس ممالک جو وقف جدید کے چندہ میں سب سے آگے ہیں درج ذیل ہیں:

(۱) امریکہ (۲) پاکستان (۳) برطانیہ (۴) جرمنی (۵) کینیڈا (۶) بھارت (۷) انڈونیشیا (۸) بیلجیم (۹) سوئزرلینڈ (۱۰) آسٹریلیا

ایم ٹی اے کی خدمات کا تذکرہ

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایم ٹی اے کو شروع ہوئے دس سال ہو چکے ہیں ۷ جنوری ۱۹۹۴ء کو اس کی شروعات ہوئی تھی فرمایا اس کے والنٹیرز نے خوب کام چلایا ہے دنیا حیران ہے کہ یہ کام رضا کارانہ طور پر کس طرح ہوتا ہے فرمایا جو خلوص۔ جذبہ وفا اور لگن ان ناتجربہ کار لوگوں میں ہے اس کا ان دنیاداروں کو کیا پتہ فرمایا مختلف ممالک میں اس کے پروگرام بنائے جا رہے ہیں۔ باہر کے ممالک کو اچھے اچھے پروگرام بنانے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ دعا کرتے رہیں اللہ تعالیٰ ہماری پردہ پوشی فرمائے احباب جماعت ایم۔ٹی۔اے کے کارکنان کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

بنگلہ دیش کے احمدیوں کیلئے دعا کی درخواست

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ میں فرمایا بنگلہ دیش میں مولویوں نے فتنہ کھڑا کر رکھا ہے جس کی وجہ سے وہاں احمدیوں کو بلاوجہ ستایا جا رہا ہے۔ ابھی گزشتہ رمضان میں ایک احمدی کو شہید بھی کر دیا گیا ہے۔ لگتا ہے کہ حکومت مولویوں کا ساتھ دینے میں لگی ہوئی ہے اور کوئی قانون پاس کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی ہے اللہ دشمنوں کی تدبیر انہی پر پلٹا دے۔

بنگلہ دیش کے احمدیوں کو میرا پیغام یہ ہے کہ صبر حوصلے اور دعا سے کام لیں۔ اللہ کے حضور جھک جائیں اور جھکے رہیں یہاں تک کہ اس کے فضلوں کے نظارے نظر آنے لگیں۔ بنگلہ دیش کی حکومت کو نصیحت کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ وہ کسی کے مذہبی معاملات میں دخل اندازی نہ کرے۔ انہیں اللہ کی پکڑ سے ڈرنا چاہئے۔

شریف جیولرز

روایتی زیورات جدید فیشن

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔

بقیہ صفحہ (2)

گیا۔

(۲) دوسرے نمبر پر مکرم کلیم الدین محمود صاحب آف بہار کو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے تعلیمی سال 2000-2001ء میں M.Tech (Post Harvest Engineering & Technology) میں دوم آنے پر گولڈ میڈل دیا گیا۔

ان ہر دو کو گولڈ میڈل اور قرآن مجید اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خوشنودی کا خط محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنے دست مبارک سے دیا۔ اللہ تعالیٰ ہر دو کے لئے یہ اعزاز بہت بہت مبارک کرے۔ آمین۔

تیسرا دن پہلا اجلاس

تیسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی حسب معمول صبح دس بجے شروع ہوئی یہ اجلاس زیر صدارت محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ ربوہ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم شفیق الاسلام صاحب متعلم جامعۃ المبشرین قادیان نے کی۔ نظم مکرم نصر من اللہ صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے سنائی عزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال

پیش کیا اس کے بعد پہلی تقریر مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی نے بعنوان ''اسلامی جہاد کی حقیقت'' کی۔ دوسری تقریر مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نے بعنوان ''پیشوایان مذاہب کا احترام'' بزبان پنجابی کی ہر دو تقاریر کے درمیان مکرم توفیق احمد صاحب آف بنگلہ دیش نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا منظوم کلام۔

اپنے دیس میں اپنی بستی میں اک اپنا بھی تو گھر تھا

پڑھا۔ اجلاس کے آخر پر مکرم تنویر احمد صاحب ناصر اور نصر من اللہ نے ملکر محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ربوہ کی ایک تازہ نظم ''آگے بڑھتے رہو دم بدم دوستو'' ترانے کی صورت میں پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

آخری اجلاس

تیسرے دن کا آخری اور اختتامی اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ مکرم قاری امیر حمزہ صاحب معلم وقف جدید بیرون نے کی نظم عزیز کے اے راشد متعلم جامعہ احمدیہ نے

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی

پڑھی۔ اس نظم کے بعد غیر مسلم معززین اور لیڈران نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا جن کے اسماء درج ذیل ہیں

(۱) گیانی پورن سنگھ جی ہیڈ گرنتھی گولڈن ٹیمپل امرتسر

(۲) برہم رشی ہری یوگی آف آگرہ

(۳) بابا فقیر چند جی سکھ بھٹولی ہماچل پردیش جو سترہ بسوں کے قافلے کے ساتھ جلسہ میں تشریف لائے تھے۔

(۴) شری نرسنگھ سیل وال جی صدر بھوجن مہا پنچایت ہریانہ جو چار صد افراد کے قافلے کے ساتھ جلسہ میں تشریف لائے تھے۔

(۵) شری مہتاب سنگھ جی گہلوت جو ڈیڑھ صد افراد کے قافلے کے ساتھ جلسہ میں تشریف لائے تھے۔

(۶) شری ٹھاکر بلبیر سنگھ اجیرا جی پریذیڈنٹ اکھل بھارتیہ سرو دھرم پچھڑا ورگ دہلی۔

(۷) کیپٹن کنول جیت سنگھ جی سابق وزیر پنجاب

(۸) شری مہنت رام پرکاش وائس پریذیڈنٹ V.H.P.

(۹) مسٹر آر ایل بھاٹیہ ممبر پارلیمنٹ حلقہ امرتسر

ان تمام حضرات نے جماعت احمدیہ کے متعلق اپنے خیر سگالی جذبات کا اظہار کیا۔

ان تمام حضرات کے مختصر خطابات سے قبل مکرم سید محمود احمد صاحب آف کلکتہ نے جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں موصول ہونے والے پیغامات پڑھ کر سنائے۔ درج ذیل حضرات نے اس موقعہ پر اپنے پیغام بھجوائے تھے۔

(۱) صدر جمہوریہ ہند جناب ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام

(۲) مسٹر ایل کے ایڈوانی ڈپٹی پرائم منسٹر انڈیا۔

(۳) ڈاکٹر مرلی منوہر جوشی ہیومن ریسورس ڈیولپمنٹ منسٹر بھارت

(۴) گورنر کرناٹکا مسٹر ٹی این چترویدی

(۵) گورنر اترانچل مسٹر سندر شن اگروال

(۶) گورنر مدھیہ پردیش مسٹر رام پرکاش گپت

(۷) گورنر اتر پردیش مسٹر وشنو کانت شاستری

(۸) وزیر اعلیٰ ہریانہ مسٹر اوم پرکاش چوٹالہ

(۹) وزیر اعلیٰ ہماچل پردیش مسٹر ویر بھدر سنگھ

(۱۰) وزیر اعلیٰ مہاراشٹر مسٹر سوشیل کمار شندے

(۱۱) وزیر اعلیٰ اترانچل مسٹر نارائن دت تیواری

(۱۲) مسٹر محمد سالم منسٹر ڈیولپمنٹ اینڈ ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ مغربی بنگال

(۱۳) مسٹر پریتم چٹر جی سٹیٹ منسٹر ڈیپارٹمنٹ آف فائر سروس مغربی بنگال

(۱۴) مسٹر اندر سنگھ نامدھاری پریذیڈنٹ جھارکھنڈ ودھان سبھا

(۱۵) مسٹر وجے کمار چیف ایڈیٹر ہند سماچار گروپ آف نیوز پیپر

غیر مسلم معززین کی تقاریر اور پیغامات کے بعد صدر اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اختتامی خطاب فرمایا اور حکام وقت پولیس بجلی سمیت دیگر تمام اداروں کا جنہوں نے اس جلسہ کے موقع پر بھرپور تعاون دیا شکریہ ادا فرمایا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

اس جلسہ سالانہ کی یہ بھی خوش قسمتی رہی کہ امسال سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے لندن سے براہ راست خطاب فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ جلسہ گاہ میں موجود ہزاروں افراد نے سنا۔ یہ خطاب ٹھیک چار بجے شروع ہوا جو ایک گھنٹہ تک جاری رہا اس خطاب کا خلاصہ اس اشاعت میں دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں۔ حضور نے اپنے بصیرت افروز خطاب کے بعد پُرسوز اجتماعی دُعا کرائی جس پر اس سالانہ جلسہ کا اختتام ہوا۔

جن غیر مسلم معززین کے خطابات کا ذکر کیا گیا ہے ان کے علاوہ پنجاب کے دو وزراء سردار ترپت راجندر سنگھ باجوہ سردار پرتاپ سنگھ باجوہ نے بھی شرکت کی ان کے علاوہ جناب نتھا سنگھ جی دالم سابق وزیر پنجاب اور کیپٹن کنول جیت سنگھ جی سابق وزیر پنجاب بھی شریک جلسہ ہوئے۔

تدفین موصیان

جلسہ سالانہ کے ایام میں تین موصیان کے تابوت قادیان پہنچے تھے چنانچہ مورخہ ۲۵ دسمبر کو بعد نماز ظہر و عصر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے ان مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی بعد تدفین مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد نے دُعا کرائی۔ اس موقعہ پر جملہ انتظامات مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کے ذریعہ عمل میں آئے مرحومین کے اسماء درج ذیل ہیں۔

(۱) مکرمہ احمدی بیگم صاحبہ موصیہ زوجہ مکرم محمد اسماعیل غوری صاحب یادگیر

(۲) مکرم بشیر احمد صاحب گلبرگی یادگیر

(۳) مکرم مولوی عبدالغنی صاحب چنتہ کنٹہ

اعلانات نکاح

جلسہ کے موقعہ پر مورخہ ۲۸ دسمبر کو بعد نماز مغرب و عشاء محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے ۲۶ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

پریس اینڈ پبلیکیشن

الحمد للہ کہ اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا نے جلسہ سالانہ قادیان کو نہایت عمدہ رنگ میں کوریج دی۔ چنانچہ سات TV چینلز جن میں دور درشن - آج تک - سٹار نیوز - N.D.TV وغیرہ شامل ہیں۔ اسی طرح ۳۰ اخبارات کے نمائندے جلسہ میں شامل ہوئے جس میں سے ۲۱ اخبارات میں خبریں شائع ہو چکی ہیں۔

الاسلام ویب سائٹ پر جلسہ سالانہ کی تشہیر

الحمد للہ کہ امسال پہلی مرتبہ حضور انور کے ارشاد کے تحت جماعتی ویب سائٹ ''الاسلام'' پر بھی جلسہ کی ان رپورٹ نشر کی گئی ہیں اسی طرح جلسہ کے پروگراموں کی تصاویر بھی دکھائی جارہی ہیں۔

حاضری

امسال جلسہ سالانہ کی کل حاضری بفضلہ تعالیٰ پچاس ہزار سے زائد تھی جس میں ۲۴ ممالک کے مہمان شامل تھے۔ ممالک کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱) یوکے (۲) جرمنی (۳) بنگلہ دیش (۴) پاکستان (۵) امریکہ (۶) سنگاپور (۷) ماریشس (۸) شری لنکا (۹) کنیڈا (۱۰) متحدہ عرب امارات (۱۱) نیپال (۱۲) بھوٹان (۱۳) یونان (۱۴) غانا (۱۵) بیلجیم (۱۶) انڈونیشیا (۱۷) فجی (۱۸) ہالینڈ (۱۹) تنزانیہ (۲۰) گی آنا (۲۱) کوریا (۲۲) سپین (۲۳) ملائشیا (۲۴) بھارت

الحمد للہ کہ قریباً ایک ہفتہ قادیان دارالامان ایک بین الاقوامی شہر بن گیا تھا طرح طرح کی زبانیں مختلف طرح کے کلچر میں ایک یکسانیت تھی اور وہ تھی ایک احمدی کی دوسرے احمدی سے بالحاظ وطن اور نسل بے پناہ محبت و اپنائیت

ترجمانی

ہر سال کی طرح امسال بھی جلسہ سالانہ کی تقاریر کے رواں تراجم کا انتظام تھا جو کہ چھ زبانوں میں ساتھ کے ساتھ ہوتا رہا یعنی انگریزی - ملیالی - تامل - بنگلہ - کنڑ - اور تلگو

نمازتہجد

ایام جلسہ سالانہ میں بفضلہ تعالیٰ نماز تہجد اور درس وتدریس کا باقاعدہ انتظام رہا۔ مرد حضرات مسجد اقصیٰ میں باجماعت نمازیں ادا کرتے رہے جبکہ مستورات کیلئے مسجد مبارک میں انتظام تھا۔ مسجد اقصیٰ کھچا کھچ بھر جاتی اور لوگ باہر گلیوں میں بھی نماز پڑھتے رہے جلسہ سالانہ کے انتظام کے تحت تہجد باجماعت اور درس کا انتظام ۲۴ر دسمبر سے ۳۱ر دسمبر تک رہا۔ چنانچہ امسال محترم میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ محترم سلطان محمود صاحب انور ناظر خدمت درویشان ربوہ، محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ ربوہ، محترم الیاس منیر صاحب (المعروف اسیران راہ مولیٰ) سیکرٹری اشاعت جرمنی، محترم حکیم محمد دین صاحب ناظم دارالقضاء محترم محمد عمر صاحب مبلغ کیرلہ نے بعد نماز فجر مختصر اور جامع درس دیا۔ نماز فجر کے بعد احباب کثیر تعداد میں مزار مبارک سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر دُعا کیلئے تشریف لے جاتے رہے۔ اسی طرح بیت الدعا میں احباب و مستورات کئی کئی گھنٹے قطار میں کھڑے ہو کر دُعا کرتے رہے اس تعلق میں احباب و مستورات کیلئے الگ الگ وقت مقرر کئے گئے تھے۔

جلسہ سالانہ کے انتظامی اُمور-ومعائنہ

کارکنان

جلسہ سالانہ کے انتظامات اگرچہ تمام سال ہی چلتے رہتے ہیں جن میں فراہمی غلہ-لحافوں کی تیاری خریدی سامان اور مرمت سامان کا سلسلہ جاری رہتا ہے لیکن جلسہ سے دو ماہ قبل یہ انتظامات اپنے عروج پر ہوتے ہیں چنانچہ دھان کی گھاس یعنی پرالی کی خرید۔ ایندھن کی خریداری، شامیانوں ٹینٹوں اور رہائش گاہوں کی فراہمی کی تیاری شروع ہو جاتی ہے۔ یہ تمام انتظامات ۲۲ر دسمبر کو بالکل مکمل ہو چکے تھے اور ایک ہزار سے زائد رضا کاران جن میں کارکن اور کارکنات دونوں شامل تھے اپنے بیجز اور سٹکرز وغیرہ کے ساتھ اپنے اپنے مفوضہ شعبوں کی ڈیوٹیوں کیلئے بالکل تیار تھے۔ شروع سال سے ہی محترم ڈاکٹر محمد عارف صاحب ننگلی کی بطور افسر جلسہ سالانہ حضور انور کی طرف سے منظوری مل چکی تھی چنانچہ انہوں نے حضور انور سے اپنے ناظمین کی منظوری بھی حاصل کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امسال کیلئے معائنہ کارکنان کیلئے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو اپنے نمائندہ کے طور پر مقرر فرمایا تھا چنانچہ تمام رضا کاران معائنہ کیلئے ۲۲ر دسمبر کو ٹھیک دس بجے احمدیہ گراؤنڈ میں جمع ہو گئے حضرت صاحبزادہ صاحب نے اس موقع پر تلاوت ونظم کے بعد مختصر خطاب فرمایا جس میں جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد بیان فرما کر تمام کارکنان کو اخلاص اور محبت سے کام کرنے، نماز باجماعت کی ادائیگی کا خیال رکھنے اور دُعائیں کرنے کی تلقین فرمائی۔

رہائش گاہیں

امسال بھی گزشتہ سالوں کی طرح ننگل گاؤں کے قریب ایک خیمہ بستی بنائی گئی تھی جس میں خیموں کے نصب کرنے کے علاوہ بجلی پانی، لنگر خانہ، صفائی اور طبی امداد وغیرہ کا معقول انتظام کیا گیا تھا۔ دوسری بڑی رہائش گاہ گیسٹ ہاؤس مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب تھی، اسی طرح گیسٹ ہاؤسز دارالانوار اور جدید ہسپتال کی عمارت بھی تھی۔ اور زیادہ بیمار ہو جانے پر احمدیہ ہسپتال میں داخل کر کے علاج کرنے کا بھی انتظام موجود تھا۔ الحمدللہ کہ عمومی طور پر مہمان بالکل ٹھیک رہے البتہ موسم کے اثر کے نتیجہ میں زکام کھانسی یا ٹھنڈ لگ جانا ایک عام بات تھی جو معمولی علاج سے ٹھیک ہوتی رہی۔

آب رسانی اور صفائی کا نہایت عمدہ انتظام تھا ہر جگہ Dust Bin رکھے گئے تھے اور پانی کے چھڑکاؤ کا معقول انتظام تھا۔ اس کیلئے میونسپل کمیٹی قادیان کے عملہ نے بھی اچھے رنگ میں تعاون دیا جبکہ بیسیوں مزدور جلسہ سالانہ کے زیر انتظام بھی لگائے گئے تھے۔

الحمدللہ کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں بجلی کی سپلائی بہتر رہی باوجود اس کے جنریٹرز کا بھی انتظام تھا۔ تمام محلہ میں سڑکوں اور گلیوں پر ٹیوب لائٹس مزین کی گئی تھیں اسی طرح مسجد مبارک دارالمسیح مینارۃ المسیح بہشتی مقبرہ اور بعض دیگر جگہوں پر قمقمے لگا کر عمارات کو سجایا گیا تھا۔ اس مرتبہ یہ خاص بات دیکھنے میں آئی کہ پہلے کی نسبت بجلی کا لوڈ زیادہ ہونے کے باوجود بھی بجلی کبھی مدھم نہیں ہوئی اور نہ کبھی شارٹ سرکٹ وغیرہ ہوا۔

یہ تمام کام مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب افسر جلسہ سالانہ کے زیر انتظام ان کے پانچ نائبین مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر، مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب، مکرم حافظ مظہر احمد صاحب اور مکرم شعیب احمد صاحب کی زیر نگرانی ہوا۔ ان تمام نائبین افسر جلسہ سالانہ کے تحت ۲۶ ناظمین مقرر تھے جنہوں نے اپنے سینکڑوں معاونین کے ہمراہ اس کام کو سرانجام دیا ہر ایک کے الگ الگ نام لکھنا مشکل ہے احباب ہر ایک کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ بیرکس دارالانوار، نصرت گرلز کالج دارالانوار خیمہ جات بہشتی مقبرہ خیمہ جات نزد ننگل (برائے مستورات) سیکشن نمبر۱ خیمہ جات سیکشن نمبر۲ خیمہ جات سیکشن نمبر۳ خیمہ جات سیکشن ۴ خیمہ جات سیکشن نمبر ۵۔ مہمان خانہ۔ مکان حضرت ام طاہرؓ، نصرت گرلز اسکول، بیت النصرت لائبریری، ایوان خدمت، ایوان انصار، تعلیم الاسلام ہائی اسکول و جامعہ احمدیہ، دفاتر صدر انجمن احمدیہ چار منزلہ بلڈنگ، جدید احمدیہ ہسپتال، رکھڑا پیلس یہ سب جگہیں مہمانان سے بھری ہوئی تھیں جبکہ کثیر تعداد میں مہمان قادیان میں مقیم اپنے رشتہ داروں کے گھروں میں بھی ٹھہرے بعض مہمان غیر مسلم بھائیوں کے گھروں میں بھی قیام پذیر تھے۔

ان تمام جگہوں پر کھانے اور چائے کا معقول انتظام کیا گیا تھا۔ Veg اور NonVeg مہمانوں کے اعتبار سے بھی کھانا تقسیم کیا گیا۔

☆-علاوہ اس کے مہمانوں کے استقبال کیلئے ائرپورٹ دہلی، امرتسر، امرتسر ریلوے اسٹیشن قادیان ریلوے سٹیشن بس سٹینڈز پر بھی خدام موجود تھے جبکہ ہزاروں کی تعداد میں مہمان پرائیویٹ بسوں اور گاڑیوں میں آئے۔

☆-گاڑیوں کی پارکنگ کیلئے امسال مختلف جگہوں پر انتظامات کئے گئے تھے الحمدللہ کہ ہزاروں کی تعداد میں گاڑیاں بہتر رنگ میں پارک ہوسکیں۔

☆-یہ بھی اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل واحسان رہا کہ انتہائی دھند اور موسم کی خرابی کے باوجود تمام گاڑیاں صحیح سلامت قادیان پہنچیں اور واپس اپنے اپنے مقامات پر بھی چلی گئیں الحمدللہ ثم الحمدللہ

☆-جلسہ سے قبل نظامت تربیت نے جلسہ سالانہ کی معلومات پر مشتمل ایک کتابچہ اردو، ہندی اور انگریزی میں شائع کیا اور مہمانوں کو نماز تہجد اور نماز فجر میں جگانے کا انتظام کیا۔ محلہ احمدیہ میں تمام جگہوں پر تربیتی اُمور سے متعلق بینر لکھ کر لگائے گئے تھے۔

الحمدللہ کہ مہمانوں کی خاطر ایلوپیتھک اور ہومیو پیتھک دونوں ڈاکٹر صاحبان ہر وقت اور ہر قیام گاہ میں مستعد رہے۔

ان ناظمین کے علاوہ ۴۱ مہمان نواز مختلف مقامات پر اپنے اپنے مہمانوں کے قیام وطعام اور لحاف وغیرہ کے انتظامات کرتے رہے۔

☆-اس مرتبہ جلسہ کے مہمانوں کیلئے چار لنگر خانے دن رات کھانا پکانے میں مصروف رہے۔ جو پچاس ہزار سے زائد مہمانوں کے دو وقت کھانے کا انتظام کرتے رہے۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

(امانت داری عزت ہے)

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

دفتر افسر جلسہ گاہ

جلسہ سالانہ کے علمی پروگراموں کو چلانے کیلئے نیز پریس سے رابطہ کیلئے۔ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری بحیثیت ناظر اصلاح وارشاد افسر جلسہ گاہ ہوتے ہیں موصوف نے مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب مکرم مولانا برہان احمد ظفر صاحب، مکرم سعادت احمد صاحب جاوید کی بطور نائب افسر جلسہ گاہ اور دیگر شعبہ جات کے منتظمین کی حضور انور کی طرف سے منظوری حاصل کر لی تھی۔ جن کے ماتحت جلسہ گاہ کی تیاری، اس کے علمی پروگراموں کی سیٹنگ آڈیو ویڈیو سیکشن، ایم-ٹی-اے اور پریس سے رابطہ وغیرہ کے شعبے کام کر رہے تھے۔ الحمدللہ کہ یہ تمام کام نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام پائے۔

اسی طرح اس شعبہ کے ذمہ نماز تہجد درس وتدریس اور باجماعت نمازوں کا انتظام بھی تھا۔ جلسہ گاہ کی تعمیر وتزئین بھی اس شعبہ کے ذمہ تھی جو اس مرتبہ نہایت خوبصورت رنگ میں سرانجام دی گئی۔

دفتر افسر خدمت خلق

جلسہ سالانہ کے موقع پر جملہ اُمور کی حفاظت و نگرانی کیلئے خدمت خلق کا شعبہ قائم کیا جاتا ہے جس کے رضا کار دن رات، مساجد، جلسہ گاہ بازاروں اور دیگر قیام گاہوں میں حفاظت پر مامور ہوتے ہیں اس شعبہ میں بطور افسر خدمت خلق مکرم مولوی محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کو مقرر کیا گیا تھا جن کیساتھ قادیان و بیرون قادیان کے ۵۰۰ سے زائد خدام نے ڈیوٹیاں دیں۔

اس شعبہ نے حفاظت کے علاوہ مہمانوں کی رجسٹریشن ٹریفک کنٹرول گمشدہ سامان کی اطلاع وغیرہ کی ڈیوٹیاں بھی دیں۔

اللہ تعالیٰ خلافت خامسہ کے اس پہلے جلسہ سالانہ قادیان کو عالمگیر جماعت احمدیہ کیلئے بہت بہت مبارک فرمائے اور اس کے دیرپا نیک اثرات قائم ہوں۔ آمین

(منیر احمد خادم ناظم رپورٹنگ جلسہ سالانہ قادیان بمعاونت قریشی انعام الحق ومجاہد احمد نائبین شعبہ)

☆ ☆ ☆

آٹو ٹریڈرز

AutoTraders

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان 248-5222,248-1652,243-0794

رہائش: 237-0471,237-8468

تحریک جدید اور جماعت احمدیہ کی بے مثال قربانیاں

سید شمشاد احمد ناصر مبلغ سلسلہ احمدیہ واشنگٹن امریکہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آنے کی علتِ غائی ان الفاظ میں وضاحت کے ساتھ بیان فرمائی۔ آپ فرماتے ہیں۔

''اس بات کو بھی دل سے سنو کہ میرے مبعوث ہونے کی علتِ غائی کیا ہے؟ میرے آنے کی غرض اور مقصود صرف اسلام کی تجدید اور تائید ہے۔ اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ کوئی نئی شریعت سکھاؤں یا نئے احکام دوں یا کوئی نئی کتاب نازل ہوگی۔ ہرگز نہیں۔ اگر کوئی شخص یہ خیال کرتا ہے تو میرے نزدیک وہ سخت گمراہ اور بے دین ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر شریعت اور نبوت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اب کوئی شریعت نہیں آ سکتی۔ قرآن مجید خاتم الکتب ہے۔ اس میں اب ایک شعشہ یا نقطہ کی کمی بیشی کی گنجائش نہیں ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برکات اور فیوضات اور قرآن شریف کی تعلیم اور ہدایت کے ثمرات کا خاتمہ نہیں ہوگیا۔ وہ ہر زمانہ میں تازہ بتازہ موجود ہیں اور انہی فیوضات اور برکات کے ثبوت کیلئے خدا تعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا ہے اسلام کی جو حالت اس وقت ہے وہ پوشیدہ نہیں۔ بالاتفاق مان لیا گیا ہے کہ ہر قسم کی کمزوریوں اور تنزل کا نشانہ مسلمان ہو رہے ہیں۔ ہر پہلو سے وہ گر رہے ہیں۔ اُن کی زبان ساتھ ہے تو دل نہیں ہے اور اسلام یتیم ہوگیا ہے۔ ایسی حالت میں خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اس کی حمایت اور سرپرستی کروں اور اپنے وعدہ کے موافق بھیجا ہے کیونکہ اس نے فرمایا تھا اِنّا نحن نزلنا الذکر وانالہٗ لحافظون (الحجر ۱۰) اگر اس وقت حمایت اور نصرت اور حفاظت نہ کی جاتی تو وہ اور کون سا وقت آئے گا۔۔۔۔ پھر تم کیوں تعجب کرتے ہو کہ اس نے اسلام کی نصرت کی؟ مجھے اس بات کا افسوس نہیں کہ میرا نام دجال اور کذاب رکھا جاتا ہے اور مجھ پر تہمتیں لگائی جاتی ہیں۔ اسلئے یہ ضرور تھا کہ میرے ساتھ وہی سلوک ہوتا جو مجھ سے پہلے فرستادوں کے ساتھ ہوا تا میں بھی اس قدیم سُنت سے حصہ پاتا''۔ (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۲۴۵-۲۴۶)

اس ضمن میں ایک اور حوالہ پیش کرتا ہوں جو اس بات کو مزید کھول کر بیان کرتا ہے کہ آپ کے آنے کی کیا وجہ بنی؟ آپ فرماتے ہیں:-

''خدا نے مجھے مامور کیا ہے۔ خدا نے مجھے بھیجا ہے۔ وہ دیکھتے کہ کیا جس شخص نے اپنا آنا خدا کے حکم سے بتایا ہے۔ وہ خدا کی نصرتیں اور تائیدیں بھی اپنے ساتھ رکھتا ہے یا نہیں۔ مگر انہوں نے نشان پر نشان دیکھے اور کہا کہ جھوٹے ہیں۔ انہوں نے نصرت پر نصرت اور تائید پر تائید دیکھی لیکن کہہ دیا کہ سحر ہے۔ میں ان لوگوں سے کیا امید رکھوں جو خدا تعالیٰ کے کلام کی بے حرمتی کرتے ہیں۔ خدا کے کلام کے ادب کا تقاضا تو یہ تھا کہ اس کا نام سنتے ہی یہ ہتھیار ڈال دیتے مگر یہ اور بھی شرارت میں بڑھے۔ اب خود دیکھ لیں گے کہ انجام کس کے ہاتھ ہے۔

میں دیکھتا ہوں کہ میرے ماننے کے دراصل یہی لوگ محرک ہوئے ہیں اور میری بعثت کے اسباب میں سے یہ بڑا سبب ہیں۔

مسلمانوں کے عیسائی ہونے کا باعث مولوی ہیں

کیونکہ جس قدر لوگ نصرانی اور بے دین ہوئے ہیں وہ دراصل مولویوں کا قصور ہے۔ جب کسی نے اُن سے سوال کیا اور کوئی بات اُن سے پوچھی تو انہوں نے جھٹ پٹ یہی فتویٰ دے دیا کہ یہ واجب القتل ہے، کافر ہوگیا۔ بے دین ہوگیا۔ اس کو مار ڈالو۔ اعتراض کرنے والوں نے جب یہ حالت دیکھی تو انہوں نے یہی سمجھا کہ اسلام کے عقائد فی الحقیقت ایسے ہی کمزور اور بودے ہیں کہ وہ معقولیت کے آگے نہیں ٹھہر سکتے۔ پس انہوں نے یہی بہتر سمجھا کہ ایسے دین کو چھوڑ دیں۔ ہزاروں ہزار لوگ پائے جاتے ہیں جن کے مرتد ہونے کی وجہ یہی مولوی ہوگئے ہیں۔ یہ بات کہ وہ سوال کیوں کرتے ہیں بڑی سہل ہے۔ یہ لوگ تیرہ سو برس کے بعد چونکہ پیدا ہوئے ہیں۔ اس قدر بُعد زمانہ کی وجہ سے گویا یہ تاریکی کا زمانہ کہنا چاہئے۔ اس لئے ان کو حق حاصل ہے کہ جو بات سمجھ میں نہ آئے پوچھیں لیکن سوال کرنے پر انہوں نے اُن کو گمراہ کر دیا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اُن کو معذور اور واجب الرحم سمجھ کر نرمی سے پیش آتے۔ اور اُن کو سمجھاتے مگر اُلٹا انہوں نے اُن کو اسلام سے بیزار کر دیا۔ ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اسلام کی تعلیم کی خوبیاں ظاہر کروں اور پھر ان خوبیوں کا عملی ثبوت اور اس کی تاثیروں کو دکھاؤں۔'' (ملفوظات جلد۴ صفحہ ۴۳۷-۴۳۸)

حضرت مسیح موعودؑ کے ان حوالہ جات سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ آپ کے آنے کا مقصد اس وقت اشاعتِ اسلام ہے۔ اسلام کو دیگر ادیان پر غلبہ دینے کا کام آپ کے سپرد ہے اسلام کی حسین تعلیمات کا چرچا کرنا آپ کا مشن ہے۔

اعلانِ مشن اور مخالفت

جوں ہی آپ نے اپنے مشن کا اعلان فرمایا ایک دنیا آپ کی مخالفت میں اٹھ کھڑی ہوئی۔ کہیں آپ پر کفر کے فتوے لگائے گئے تو کسی نے آپ کو دجال اور کافر (نعوذ باللہ) کے نام سے پکارا کیا کچھ آپ کی مخالفت میں نہ کیا گیا۔ لیکن کیا یہ درست نہیں کہ جب بھی کوئی فرستادہ خدا کی طرف سے آیا اس کے ساتھ ظالموں نے ہمیشہ ایسا ہی سلوک کیا اور اسی سلوک کی طرف قرآن کریم کی یہ آیت اشارہ کر رہی ہے۔ یٰحَسْرَۃً علی العبادِ مَایاتیھِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلّا کانوا بِہٖ یَسْتَھزِءُوْن (یٰس ۳۱) وائے حسرت بندوں پر ان کے پاس کوئی رسول نہیں آتا مگر وہ اس سے ٹھٹھا کرنے لگتے ہیں۔

چنانچہ آپ کی مخالفت ہوئی اور خوب ہوئی مگر یہ مخالفت کیا کر سکتی تھی جب کہ خدا خود اس کشتی کا نگہبان تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اسلام کے غالب کرنے کیلئے تمام ملتوں کا مقابلہ کیا سیف کا کام قلم سے دکھایا اور تمام عقائد باطلہ کو رد فرمایا جنہوں نے اندرونی طور پر اور بیرونی طور پر جڑ پکڑ لی تھی اور اسلام کی اشاعت کیلئے دن رات کام کیا۔

اشاعتِ اسلام بعد از وصال حضرت مسیح موعودؑ

حضرت مسیح موعودؑ کے وصال کے بعد خلفائے احمدیت کی قیادت میں یہ قافلہ ترقیات کی منازل کی طرف بڑی تیزی سے رواں دواں ہے۔ زمانے کے حوادث اور مصائب اور تکالیف اور دشمنوں کے منصوبے خدائی یا خدا تعالیٰ کے منصوبوں کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ ہمارا کام تو بس خلفاء کی آواز پر لبیک کہنا ہے پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ دشمنوں کے منصوبوں کو کس طرح ناکام کرتا ہے اور تاریخ شاہد ہے کہ ہمیشہ ایسا ہی ہوا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد مخالفین احمدیت خدا کے لگائے ہوئے اس پودے کو اکھاڑنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے اور لگا رہے ہیں۔ لیکن انہوں نے ہمیشہ ہی اپنے منہ کی کھائی ہے۔ خدا تعالیٰ نے انہیں ہمیشہ ہی ناکام و نامراد رکھا ہے جس کا برملا اعلان خود مخالف علماء کر چکے ہیں۔ چنانچہ لائل پور (موجودہ فیصل آباد) میں مولوی عبدالرحیم صاحب اشرف مدیر المنبر (سابق المیر) سلسلہ احمدیہ کے شدید معاند تھے انہوں نے ۱۹۵۶ء میں کھلے بندوں اس حقیقت کا اعتراف کیا۔ چنانچہ وہ اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں:-

''ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمامتر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی گئی۔ مرزا صاحب کے بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا، اُن میں سے اکثر تقویٰ، تعلق باللہ، دیانت، خلوص، علم اور اثر کے اعتبار سے پہاڑوں جیسی شخصیتیں رکھتے تھے۔ سیّد نذیر حسین صاحب دہلوی، مولانا انور شاہ صاحب دیوبندی، مولانا قاضی سید سلیمان منصور پوری، مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی، مولانا عبدالجبار غزنوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، اور دوسرے اکابر رحمھم اللہ وغفرلھم کے بارے میں ہمارا حسن ظن یہی ہے کہ یہ بزرگ قادیانیت کی مخالفت میں مخلص تھے اور ان کا اثر و رسوخ بھی اتنا زیادہ تھا کہ مسلمانوں میں بہت کم ایسے اشخاص ہوئے ہیں جو ان کے ہم پایہ ہوں۔ اگرچہ یہ الفاظ سُننے اور پڑھنے والوں کیلئے تکلیف دہ ہونگے اور قادیانی اخبار اور رسائل چند دن انہیں اپنی تائید میں پیش کرکے خوش ہوتے رہیں گے لیکن ہم اس کے باوجود اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان اکابر کی تمام کاوشوں کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہوا ہے۔ متحدہ ہندوستان میں قادیانی بڑھتے رہے۔ تقسیم کے بعد اس گروہ نے پاکستان میں نہ صرف پاؤں جمائے بلکہ جہاں ان کی تعداد میں اضافہ ہوا وہاں ان کا یہ حال ہے کہ ایک طرف تو روس اور امریکہ سے سرکاری سطح پر آنے والے سائنسدان ربوہ آتے ہیں۔ اور دوسری جانب ۵۳ء کے عظیم تر ہنگامہ کے باوجود قادیانی جماعت اس کوشش میں ہے کہ اس کا ۵۷ و ۱۹۵۶ء کا بجٹ پچیس لاکھ روپیہ کا ہو''۔ (المنبر لائل پور ۲۳ فروری ۱۹۵۶ء) تفہیمات ربانیہ صفحہ ۲۵۶)

یہ گواہی ۱۹۵۶ء کی ہے اور آج ہم ۲۰۰۳ء کے دور میں سے گزر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا قدم جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں خلفائے احمدیت کی قیادت میں آگے سے آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ مخلصین کی مالی قربانی میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے اور اشاعت اسلام اور تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک ہو رہی ہے۔ اور کروڑوں بندگان خدا جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ فتدبروا یا اولی الالباب۔

تحریک جدید کے قیام اور پس منظر میں ان باتوں کا بیان کرنا از حد ضروری معلوم ہوتا تھا جس کی وجہ سے اِن امور کو قارئین کے سامنے لایا گیا ہے۔ یہ مخالفت کی آگ ٹھنڈی نہیں ہوئی باوجودیکہ ہر ایک نے جو بھی احمدیت کو مٹانے کیلئے اٹھا خود ہی نابود ہوا اور ناکام و نامراد ہو کر اس جہان سے رخصت ہوا آیئے اب ہم مزید اس امر پر روشنی ڈالتے ہیں۔

شائد کہ اُتر جائے تیرے دل میں میری بات

جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمدؓ کے زمانے میں بھی مخالفین اور معاندین احمدیت نے احمدیت کو ختم کرنے کے بڑے بڑے دعاوی کئے۔ منصوبے بنائے اور انہیں عملی جامہ پہنانے کیلئے لوگوں کو اکسایا۔ جلسے کئے گئے۔ حکومت کو بھی اس میں شامل کیا گیا۔ چنانچہ تمام مذہبی اور سیاسی طاقتوں نے اکٹھے ہو کر جماعت احمدیہ کے خلاف محاذ کھولا اور بانگِ دُھل یہ اعلان کئے کہ ''ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے''۔

''ہم منارۃ المسیح کی اینٹیں دریائے بیاس میں بہادینگے''۔

قادیان اور اس کے گردونواح سے احمدیت کا نام و نشان ختم کر دیں گے''۔

چنانچہ ''جماعت احمدیہ کے دوربین نظر امام نے ایک نظر میں ہی ان سارے زمینی اور آسمانی انقلابوں کو بھانپ لیا اور روح القدس نے آپ کے دل میں الہام کیا کہ جماعت کیلئے یہ ایک نئے دور کا آغاز ہے آپ کی اولوالعزم ہمت ان خطروں کو دیکھ کر اور بھی بلند ہوئی اور آپ نے فرمایا کہ خدا کا لایا ہوا ہر دور مبارک ہے۔ ہم بھی اس جدید دور میں ایک جدید تحریک کی داغ بیل قائم کرینگے اور ایک طرف اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے اور دوسری طرف دشمن پر وار کرتے ہوئے آگے نکل جائیں گے یہی وہ تحریک جدید ہے جو اس وقت جماعت کے سامنے ہے'' سلسلہ احمدیہ صفحہ ۴۱۵-۴۱۴ (از حضرت مرزا بشیراحمد صاحبؓ)

تاریخی لحاظ سے یہ دور ۱۹۳۴ء کا ہے جس میں قادیان کو، منارۃ المسیح کو اور احمدیت کو ختم کرنے کے اعلانات مخالفین کی طرف سے پے در پے کئے گئے اور ان میں اوّل اوّل احرار شامل تھے۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ اپنی کتاب سلسلہ احمدیہ میں اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کے بعد کچھ عرصہ تک سلسلہ احمدیہ کی تاریخ سیاہ بادلوں کی گرجوں اور بجلی کی مہیب کڑکوں میں سے ہو کر گزرتی ہے جس کا کسی قدر اندازہ ان اخباروں کے فائلوں سے لگ سکتا ہے جو ان ایام میں اس تاریخ کو قلم بند کرنے میں معروف تھے مگر اصل اندازہ صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جنہوں نے ان دنوں میں ایک طرف تو حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات کو سنا اور دوسری طرف قادیان میں احرار اور افسرانِ حکومت کی کارروائیوں کو خود اپنی نظر سے ملاحظہ کیا۔ ان ایام کی تاریخ اگر ایک طرف نہایت دردناک ہے تو دوسری طرف نہایت شاندار بھی ہے۔ دردناک اس لئے کہ مخالف طاقتوں نے نہایت اوچھے ہتھیاروں پر اُتر کر جماعت کو ہر رنگ میں دکھ پہنچانے اور ذلیل کرنے اور نیچے گرانے کی کوشش کی۔ جس کی تفصیل کی اس جگہ ضرورت نہیں۔ اور شاندار اس لئے کہ حریف کی ہر چوٹ نہ صرف حضرت خلیفۃ المسیح کو ہوشیار پاتی تھی بلکہ اس ربڑ کے گیند کی طرح جو ضرب کھا کر اور بھی اونچا اچھلتا ہے ہمارے امام کا ہر قدم ہر ضرب کے بعد پہلے سے زیادہ بلند جگہ پر پڑتا تھا۔ اس کشمکش کی شدت چند دن نہیں چند ہفتے نہیں چند مہینے نہیں بلکہ دو ڈھائی سال تک جاری رہی مگر اس طویل جنگ میں حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک منٹ کیلئے بھی جماعت کے سر کو نیچا نہیں ہونے دیا بلکہ آپ ایک متلاطم سمندر کی مہیب لہروں اور مواج پانیوں کے تباہ کن بھنوروں میں سے سلسلہ احمدیہ کی چھوٹی سی کشتی کو جس پر اس وقت ساری دنیا کی آنکھیں لگی ہوئی تھیں بچتے بچاتے مگر احمدیت کا جھنڈا لہراتے طوفان سے باہر نکال لائے۔ اس مثلث اور عجیب و غریب جنگ کی تاریخ کا ایک حصہ تو اخباروں کے فائلوں میں ہے اور پبلک کی ملکیت ہے۔ دوسرا حصہ سلسلہ احمدیہ اور گورنمنٹ کے دفتری ریکارڈ میں ہے اور اکثر لوگوں کی پہنچ سے باہر ہے۔ اور تیسرا حصہ اور یہی سب سے زیادہ عجیب و غریب ہے صرف چند لوگوں کے دماغوں میں ہے اور غالباً وہ کبھی شرمندۂ عریانی نہیں ہوگا۔ مگر بہر حال نتیجہ یہ ہے کہ احرار کی آب دوز کشتی جس سے وہ احمدیت کو تباہ کرنے کیلئے نکلے تھے تاجدار احمدیت کی پے در پے ضربیں کھا کر پیچھے ہٹی اور پھر ایک خدا کی تیار کی ہوئی چٹان یعنی شہید گنج سے ٹکرا کر سمندر کی تہ میں بیٹھ گئی۔ اور اب صرف اس کے چند شکستہ تختے پانی کی سطح پر ادھر اُدھر بہتے نظر آرہے ہیں۔ اور گورنمنٹ کے بعض افسروں کا ابال بھی اپنے اس انجام کو پہنچ گیا جس کی تفصیل کی اس جگہ ضرورت نہیں۔ ہاں مسلمانوں کے اس دوسرے طبقہ کی عداوت کی آگ ابھی تک کم و بیش سلگ رہی ہے اور غالباً جب تک کہ جماعت احمدیہ اپنے اس تعمیری پروگرام کو مکمل نہ کریگی جس کی حضرت خلیفۃ المسیح نے تحریک جدید میں بنیاد قائم کی ہے یہ آگ سلگتی ہی چلی جاویگی اور پھر وہی ہوگا جو خدا کو ازل سے منظور ہے۔ مگر بظاہر ان دب جانے والے فتنوں کے متعلق بھی ہمارا امام ہمیں بتاتا ہے کہ ابھی اپنے آپ کو امن میں نہ سمجھو کیونکہ یہ ایک وقتی سکون ہے اور مَیں دور کی افق میں اب بھی بادلوں کی گرج اور بجلیوں کی کڑک سُن رہا ہوں۔

اِن مخالفوں اور دشمنوں کے ناپاک عزائم اور منصوبوں کا ذکر کرتے ہوئے بانی تحریک جدید حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''تمہیں ہر ایک قسم کی قربانی کرنی ہوگی اور سلسلہ کے وقار کو قائم کرنے کیلئے ہر ایک جدوجہد کرنی پڑے گی۔ آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے لئے یہ وقت بہت ہی نازک ہے۔ ہر طرف سے مخالفت ہو رہی ہے اور اس کا مقابلہ کرتے ہوئے سلسلہ کی عزت اور وقار کو قائم رکھنا آپ لوگوں کا فرض ہے۔ ایک دفعہ ایک پرائیویٹ میٹنگ کے موقعہ پر سردار سکندر حیات خان کے مکان پر چوہدری افضل حق صاحب نے مجھے یہ کہا تھا کہ ہمارا مقصد یہی ہے کہ احمدیہ جماعت کو کچل دیں۔ پس دشمنوں نے ہمیں چیلنج دیا ہے پس جب تک تمہاری رگوں میں خون کا ایک قطرہ بھی باقی ہے تمہارا فرض ہے کہ اس چیلنج کو منظور کرتے ہوئے اس گروہ کے زور کو جو یہ دھمکیاں دے رہا ہے توڑ کر رکھ دو اور دنیا کو بتا دو کہ تم پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کر سکتے ہو، سمندروں کو خشک کر سکتے ہو اور جو بھی تمہارے تباہ کرنے کیلئے اُٹھے وہ خواہ کس قدر طاقتور حریف کیوں نہ ہو اسے خدا تعالیٰ کے فضل سے اور جائز ذرائع سے تم مٹا سکتے ہو کیونکہ تمہارے مٹانے کی خواہش کرنے والا درحقیقت خدا تعالیٰ کے دین کو مٹانے کی خواہش کرتا ہے''۔ (سوانح فضل عمر جلد نمبر ۳ صفحہ ۲۸)

خدائی سلسلہ کی فتح اور دشمن کی ناکامی کا اولوالعزمی سے ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:

''اس طرح احرار میرے مقابل پر اٹھے..... احرار نے ۱۹۳۴ء میں شورش شروع کی اور اس قدر مخالفت کی کہ تمام ہندوستان کو ہماری جماعت کے خلاف بھڑکا دیا۔ اسوقت مسجد میں منبر پر کھڑے ہو کر میں نے ایک خطبہ میں اعلان کیا کہ تم احرار کے فتنہ سے مت گھبراؤ خدا مجھے اور میری جماعت کو فتح دے گا کیونکہ خدا نے جس راستہ پر مجھے کھڑا کیا ہے وہ فتح کا راستہ ہے جو تعلیم مجھے دی ہے وہ کامیابی تک پہنچانے والی ہے اور جن ذرائع کے اختیار کرنے کی اس نے مجھے توفیق دی ہے وہ کامیاب و بامراد کرنے والے ہیں اس کے مقابلہ میں زمین ہمارے دشمنوں کے پاؤں سے نکل رہی ہے اور میں ان کی شکست کو ان کے قریب آتے دیکھ رہا ہوں وہ جتنے منصوبے کرتے اور اپنی کامیابی کے نعرے لگاتے ہیں اتنی ہی نمایاں مجھے ان کی موت دکھائی دیتی ہے''۔ (الفضل ۳۰ مئی ۱۹۳۵ء)

قارئین کرام آپ نے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ جماعت کے مخالفین اور معاندین کے کیا منصوبے تھے انہوں نے احمدیت کی آواز جو کہ حقیقی اسلام کی آواز تھی کو دبانے کیلئے ہر ممکن کوشش کی۔ پورا پورا زور لگایا۔ لیکن یہ آواز کسی انسان کی آواز نہ تھی۔ یہ پودا خود خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا تھا جس نے پروان چڑھنا تھا ان ایام میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جماعت کے سامنے اسلام کو پھیلانے قرآن کی اشاعت اور دنیا میں اپنے منادی بھجوانے کیلئے اور جماعت کیلئے ایک مستقل بنیادوں پر قائم رہنے والی تجویز یعنی تحریک جدید کا پرشوکت اعلان فرمایا۔ جس پس منظر میں تحریک جدید کا آغاز ہوا اس کی تفصیل حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنے متعدد خطبات میں بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

''یہ تحریک ایسی تکلیف کے وقت میں شروع کی گئی تھی کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ دنیا کی ساری طاقتیں جماعت احمدیہ کو مٹانے کیلئے جمع ہو گئی ہیں۔ ایک طرف احرار نے اعلان کر دیا کہ انہوں نے جماعت احمدیہ کو مٹا دینے کا فیصلہ کر لیا ہے اور وہ اس وقت تک سانس نہ لیں گے جب تک مٹا نہ لیں۔ دوسری طرف جو لوگ ہم سے ملنے جلنے والے تھے اور بظاہر ہم سے محبت کا اظہار کرتے تھے انہوں نے پوشیدہ بغض نکالنے کیلئے اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے سینکڑوں اور ہزاروں روپوں سے ان کی امداد کرنی شروع کر دی۔ اور تیسری طرف سارے ہندوستان نے ان کی پیٹھ ٹھونکی۔ یہاں تک کہ ایک ہمارا وفد گورنر پنجاب سے ملنے کیلئے گیا تو اسے کہا گیا کہ تم لوگوں نے احرار کی اس تحریک کی اہمیت کا اندازہ نہیں لگایا۔ ہم نے محکمہ ڈاک سے پتہ لگایا ہے۔ پندرہ سو روپیہ روزانہ ان کی آمدنی ہے۔ تو اس وقت گورنمنٹ انگریزی نے بھی احرار کی فتنہ انگیزی سے متاثر ہو کر ہمارے خلاف ہتھیار اُٹھا لئے اور یہاں کئی بڑے بڑے افسر بھیج کر اور احمدیوں کو رستے چلنے سے روک کر احرار کا جلسہ کرایا گیا''۔

(تقریر فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۴۳ء)

تحریک جدید اور قربانیاں

تحریک جدید کی جو سکیم اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں القاء کی اس کی تفصیلات بیان کرنے سے پہلے حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کو قربانی پیش کرنے کیلئے اپنی اصلاح کرنے کیلئے ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے فرمایا:

''اب وقت آگیا ہے کہ ہم اس رنگ میں قربانی کریں جو بہت جلد نتیجہ خیز ہو کر ہمارے قدموں کو اس بلندی تک پہنچا دے جس بلندی تک پہنچانے کیلئے حضرت مسیح موعودؑ دنیا میں مبعوث ہوئے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ لوگوں میں سے بعض کو دور دراز ملکوں میں بغیر ایک پیسہ لئے نکل جانے کا حکم دیا گیا تو آپ لوگ اس حکم کی تعمیل میں نکل کھڑے ہوں گے۔ اگر بعض لوگوں سے ان کے کھانے پینے اور پہننے میں تبدیلی کا مطالبہ کیا گیا تو وہ اس مطالبہ کو پورا کریں گے۔ اگر بعض لوگوں کے اوقات کو پورے طور پر سلسلہ کے کاموں کیلئے وقف کر دیا گیا تو بغیر چوں و چرا کئے اس پر رضامند ہو

جائیں گے اور جو شخص ان مطالبات کو پورا نہیں کرے گا وہ ہم میں سے نہیں ہوگا بلکہ الگ کر دیا جائے گا''۔(الفضل ۲۳؍اکتوبر ۱۹۳۴ء)

''پس تیسری اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ قربانی کیلئے پہلے ماحول پیدا کیا جائے اور اس کے لئے ہمیں اپنے بیوی بچوں سے پوچھنا چاہئے کہ وہ ہمارا ساتھ دیں گے یا نہیں؟ اگر وہ ہمارے ساتھ قربانی کیلئے تیار نہیں ہیں تو قربانی کی گنجائش بہت کم ہے۔ مالی قربانی کی طرح جانی قربانی کا بھی یہی حال ہے۔ جسم کو تکلیف پہنچانا کس طرح ہوسکتا ہے جب تک اس کیلئے عادت نہ ڈالی جائے....پس جانی قربانی بھی اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک عورتیں اور بچے ہمارے ساتھ متحد نہ ہوں''۔(الفضل ۲۹؍نومبر ۱۹۳۴ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جماعت سے قربانیوں کا مطالبہ کیا اور اس ضمن میں قریباً ۱۹ مطالبات تحریک جدید جماعت کے سامنے رکھے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ جماعت کی عملی و اخلاقی اور دینی تربیت کے پروگرام میں سادہ زندگی، مالی قربانی، گندے لٹریچر کا جواب شائع کرنا، وقفِ زندگی کی تحریک تاکہ مستقل بنیادوں پر اسلام کا دفاع کیا جا سکے جو لوگ مستقل وقف نہ کر سکتے ہوں وہ کم از کم تین سال کیلئے اپنے آپ کو سلسلہ کیلئے وقف کریں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مصلح موعودؓ کی اس تحریک پر جماعت کے ہر مرد وزن نے بڑی ہی فدائیت اور والہانہ انداز میں لبیک کہی اور قربانی کے ہر میدان میں ریکارڈ قائم کر دیئے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ۲۷ ہزار روپے کا مطالبہ کیا تو جماعت نے لاکھوں روپے کے وعدے اور نقد رقوم پیش کر دیں۔ عورتوں نے زیورات پیش کر دیئے۔ نوجوانوں نے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ احمدی ماؤں نے اپنے اکلوتے بچے راہ خدا میں پیش کر دیئے۔ حضور نے سادہ زندگی کی تحریک فرمائی تھی جماعت کے لوگوں نے اپنے اخراجات کم کر کے جو بچت کی اسے خدا کی راہ میں پیش کر دیا۔ تبلیغ کے میدان کو وسیع کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ جماعت نے خدا کے فضل سے اس میدان میں بھی اس طرح کام شروع کیا کہ اس راہ میں مشکل سے مشکل چٹان کی بھی پرواہ نہ کی۔ اس پر خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے حضور نے فرمایا:

''دنیا میں تو یہ جھگڑے ہوتے ہیں کہ میاں بیوی کی لڑائی ہوتی ہے تو بیوی کہتی ہے مجھے زیور بنوا دو اور میاں کہتا ہے میں کہاں سے زیور بنوا دوں میرے پاس تو روپیہ ہی نہیں، لیکن میں نے اپنی جماعت میں سینکڑوں جھگڑے اس قسم کے دیکھے ہیں کہ بیوی کہتی میں اپنا زیور خدا تعالیٰ کی راہ میں دینا چاہتی ہوں مگر میرا خاوند کہتا ہے کہ نہ دو کسی اور وقت کام آجائے گا۔ غرض خدا تعالیٰ نے ہماری جماعت کو ایسا اخلاص بخشا ہے کہ اور عورتیں تو زیور کے پیچھے پڑتی ہیں اور ہماری عورتیں زیور لے کر ہمارے پیچھے پھرتی ہیں۔ میں نے تحریک وقف کی تو ایک عورت اپنا زیور میرے پاس لے آئی۔ میں نے کہاں میں نے سر دست تحریک کی ہے کچھ مانگا نہیں۔ اس نے کہا یہ درست ہے کہ آپ نے مانگا نہیں، لیکن اگر کل ہی مجھے کوئی ضرورت پیش آگئی اور میں یہ زیور خرچ کر بیٹھی تو پھر میں کیا کروں گی۔ میں نہیں چاہتی کہ میں اس نیکی میں حصہ لینے سے محروم رہوں۔ اگر آپ اس وقت لینا نہیں چاہتے تو بہر حال یہ زیور اپنے پاس امانت کے طور پر رکھ لیں اور جب بھی دین کو ضرورت ہو خرچ کر لیا جائے۔ میں نے بتیرا اصرار کیا کہ اس وقت میں نے کچھ مانگا نہیں مگر وہ یہی کہتی چلی گئی کہ میں نے تو یہ زیور خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیا ہے اب میں اسے واپس نہیں لے سکتی۔ یہ نظارے غرباء میں بھی نظر آتے ہیں اور امراء میں بھی لیکن امراء میں کم اور غرباء میں زیادہ''۔(الفضل ۲۲؍جون ۱۹۴۶ء)

اسی طرح حضور فرماتے ہیں:-

''۱۹۳۴ء کے آخر میں جماعت میں جو بیداری پیدا ہوئی اس کے نتیجہ میں جماعت نے ایسی غیر معمولی قربانی کی رُوح پیش کی جس کی نظیر اعلیٰ درجہ کی زندہ قوموں میں بھی مشکل سے مل سکتی ہے....تحریکِ جدید کے پہلے دور میں احباب نے غیر معمولی کام کیا اور ہم اسے فخر کے ساتھ پیش کر سکتے ہیں۔ مؤرخ آئیں گے جو اس امر کا تذکرہ کریں گے کہ جماعت نے ایسی حیرت انگیز قربانی کی کہ جس کی مثال نہیں ملتی اور اس کے نتائج بھی ظاہر ہیں۔ حکومت کے اس عنصر کو جو ہمیں مٹانے کے درپے تھا متواتر ذلت ہوئی....اور احرار کو تو اللہ تعالیٰ نے ایسا ذلیل کیا ہے کہ اب وہ مسلمانوں کے سٹیج پر کھڑے ہونے کی جرأت نہیں کر سکتے....تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے سب دشمنوں کو ایسی سخت شکست دی ہے کہ حکام نے خود اس کو تسلیم کیا ہے''۔(الفضل ۱۵؍نومبر ۱۹۳۸ء)

تحریک جدید کے پس منظر میں یہ بھی معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ بانی تحریک جدید حضرت مصلح موعودؓ نے یہ سکیم کیوں جاری کی اور یہ سکیم ہے کیا اور اس میں شمولیت کیوں ضروری ہے۔

تحریک جدید کیا ہے؟

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''تمام لوگوں تک پہنچنے کیلئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے، ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں۔ انہیں چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے۔''

تحریک جدید کو کیوں جاری کیا گیا؟

حضور فرماتے ہیں:

''تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کیلئے وقف کریں اور اپنی عمریں اس کام میں لگا دیں۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔''(خطبہ جمعہ ۲۷؍نومبر ۱۹۴۲ء)

تحریک جدید میں شمولیت کیوں ضروری ہے؟

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے میری اس تحریک پر آگے آئے گا اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھویا جائے گا''۔(خطبہ جمعہ ۹؍نومبر ۱۹۳۴ء)

پھر فرماتے ہیں:

''تحریک جدید کا کام اُن مستقل تحریکات میں سے ہے جس میں حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مستحق ہونگے۔''(خطبہ جمعہ ۱۸؍نومبر ۱۹۳۸ء)

۱۹۳۴ء سے لیکر آج جب کہ جماعت ۲۰۰۳ء کے سال سے گزر رہی ہے ہر دن یہ منادی دے رہا ہے اور علی الاعلان اس بات کا بڑی شان اور عظمت کے ساتھ اظہار کر رہا ہے کہ حقیقت میں یہ سکیم خدائی سکیم تھی اور اس سکیم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ہر میدان میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دی اور حقیقی اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچا جس کی تفصیل کی یہ مضمون اجازت نہیں دیتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے خطبہ جمعہ ۲۵؍اکتوبر ۱۹۸۵ء میں تحریک جدید کی مالی قربانیوں اور ان کے خوشکن اثرات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''تحریک جدید، جو تحریک حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۳۴ء میں فرمائی تھی اس کے ساتھ بھی خدا تعالیٰ کا یہی سلوک ہو رہا ہے۔ ایک اور رنگ میں اللہ تعالیٰ کا سلوک اضعافاً مضاعفہ ہوا کرتا ہے.......

تحریک جدید نے جو کچھ بھی خدا کی راہ میں خرچ کیا ہر آئندہ سال اسے بہت بڑھ کر خدا تعالیٰ نے پھر عطا کر دیا اور یہ سلسلہ حیرت انگیز طور پر مسلسل آگے کی طرف بڑھ رہا ہے....جتنے چندے بڑھے ہیں یہ سب تحریک جدید کے چندے کے بچے ہیں۔ اگر ان غریب قادیان والوں نے اور ہندوستان کی جماعت نے بکریاں بیچ بیچ کر اور کپڑے بیچ بیچ کر اور مہینوں روپیہ روپیہ دو دو روپے اکٹھے کر کے تحریک جدید کے چندے نہ دیئے ہوتے تو آج کروڑوں تک بجٹ نہیں پہنچ سکتا تھا....جتنے چندے آپ کو اس وقت یورپ اور امریکہ اور افریقہ اور دیگر جماعتوں میں نظر آرہے ہیں۔ یہ سارے تحریک جدید کے ان چندوں کی برکتیں ہیں جو آغاز میں دیئے گئے تھے اور بڑی خاص دعاؤں کے ساتھ دیئے گئے تھے۔ ان چندوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ شامل تھے.....اس وقت تقویٰ اور نیکی کا عجیب ماحول تھا۔ جس رنگ میں وہاں چندے دیئے جاتے تھے وہ ایک ایسا منظر ہے کہ شاذ و نادر ہی تاریخ میں ایسے مناظر آیا کرتے ہیں کئی کئی مہینوں کی تنخواہیں انجمن کے غریب کارکن دیا کرتے تھے آج بھی یہ مناظر ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور احمدیت کی برکت سے بڑے حسین نقوش ظاہر ہو رہے ہیں۔ لیکن اُن کا آغاز قادیان سے ہوا ہے...اور تحریک جدید نے اس مالی قربانی کی رغبت پیدا کرنے میں جو کردار ادا کیا ہے اسے ہم کسی صورت بھی نظر انداز نہیں کر سکتے۔''(خطبہ جمعہ ۲۵؍اکتوبر ۱۹۸۵ء)

چند ایمان افروز واقعات

مخلصین جماعت نے جس رنگ میں تحریک جدید میں مالی قربانی کر کے حصہ لیا یہ تاریخ احمدیت کا ایک درخشاں باب ہے تاہم اس وقت صرف چند

بقیہ صفحہ (7) پر ملاحظہ فرمائیں

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

شہر میسور کے مسلم سیاسی قائدین کے نام کھلا خط

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مورخہ دسمبر ۲۲ اور ۲۵، ۲۰۰۳ء کے اخبار سیاست بنگلور کے مطابق شہر میسور میں فسادی مُلائے مسلم سیاسی لیڈروں کی چھتر چھایا میں جماعت احمدیہ کے خلاف پھر سے محاذ کھول کر وہاں کے معصوم نومبائعین کے خلاف اشتعال انگیزی کرتے ہوئے زدوکوب کر رہے ہیں۔ وہاں کے بعض سیاسی لیڈروں مثلاً جناب تنویر سیٹھ صاحب MLA اور کارپوریٹران جناب نصیر الدین صاحب بالو جناب شفیع احمد صاحب کی رہائش گاہ پر ان کی میٹنگیں ہوئیں اور مورخہ 25/12/03 کو تمام مسلکوں سے تعلق رکھنے والے سات سو مُلانے رد قادیانیت کے جلسہ میں شرکت کر کے عذاب آخرت خریدیں گے۔

ہم میسور شہر کے مسلم سیاسی رہنماؤں جناب تنویر سیٹھ صاحب MLA کارپوریٹران جناب نصیر الدین بابو صاحب اور جناب شفیع احمد صاحب سے مخاطب ہو کر عرض کرتے ہیں کہ سچا اور حقیقی اسلام وہی ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش فرمایا ہے۔ جس کا ذکر احادیث نبوی سنت نبوی اور کتاب اللہ قرآن مجید میں ہے۔ اس اسلام کے دو حصے ہیں (۱) حقوق اللہ (۲) حقوق العباد۔ اللہ تعالیٰ کی عبادات کے علاوہ بنی نوع انسان کی ہمدردی و خیر خواہی ہے۔ اور پھر اسلام کے پانچ ارکان اور چھ ارکان ایمان ہیں۔

مسلم جماعت احمدیہ عالمگیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسلام پر جس کا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں سچے دل سے ایمان رکھتے ہوئے دنیا کے ایک سو اسی 180 ملکوں میں اس کی تبلیغ و اشاعت پر کمر بستہ ہے اگر مسلم جماعت احمدیہ عالمگیر کے اس اسلام کی تبلیغ میں اسلام دشمنی اور ملک دشمنی ان ملاؤں کو دکھائی دیتی ہے تو بتایئے سچا اور حقیقی اسلام کونسا ہے؟ وہ اسلام جس میں قتل غارت گیری خودکشی بم دھماکے معصوموں کو زندہ جلا دینے کی روایتیں ہیں مسجدوں میں خون خرابے کرانا جہاد کے نام پر معصوم نوجوانوں کو دہشت گردی سکھانا کیا یہ اسلام ہے؟ پھر کونسے اسلام کی نمائندگی میں ان نام نہاد علماؤں کا ٹولہ آپ کے دستر خوان پر جمع ہوا ہے۔ کیا یہ خبریں اخباروں میں نہیں آئیں کہ القاعدہ، طالبان، لشکر طیبہ، دیوبندی اور دیگر ملاؤں کے مدرسوں کے تعلیم یافتہ ہیں؟ جن سے ہر ملک نفرت کرتا ہے ملاؤں کے اس اسلام سے دنیا کا ہر مسلمان ہراساں و پریشاں ہے ایک یتیمی اور بھکاری کی زندگی جی رہا ہے۔ یہ اسلام ہے جس کا ڈھول پیٹنے وہاں یہ جمع ہوئے ہیں ان ملاؤں کے اسلام نے آنحضرت ﷺ کے اسلام کو بدنام کر کے رکھ دیا ہے نعوذ باللہ۔ اسلام ہے کہاں ان لوگوں کے پاس جب کبھی بھی ان کی جیبیں خالی ہوتی ہیں یا انتخابات آجاتے ہیں تو احمدیت کی تکذیب کا راگ الاپنے لگتے ہیں۔ ان نام نہاد اسلام کے ٹھیکیداروں سے افغانستان کا جو حشر ہونا تھا وہ ہوگیا اب پاکستان کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے ہیں اور ہندوستان میں بھی یہی کوششیں ہو رہی ہیں۔ جماعت احمدیہ کے چوتھے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے یکم مارچ ۱۹۹۱ء کے خطبہ جمعہ میں ایک قصہ سنایا تھا وہ یاد آ گیا آپ فرماتے ہیں وہ مشہور سپینش طنزیہ مزاحیہ کردار یاد آ گیا جسے Don Kuixot کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ مجرد نائٹ (Knight) فرضی جن بھوت اور دیو بنا لیتا تھا اور بڑے بڑے نائٹس (Knights) اپنے تصور میں بھی پیدا کر لیا کرتا تھا اور پھر ڈپٹ کر ان پر حملہ آور ہوتا تھا اسی قسم کی ایک کہانی اس کی ونڈمل (windmill) سے لڑائی کی بیان کی گئی ہے اگر اس کہانی کو موجودہ حالات پر چسپاں کرنے کے لئے کچھ تبدیلی کی جائے تو یوں بنے گی کہ Don kuixot اپنے جرنیل سانچوں نیز و کے سات اپنے ٹٹو اور گدھے پر سوار کہیں جا رہے تھے تو رستے میں ایک ونڈمل نظر آئی یعنی ہون چکی اس پر Don Kuixot نے اپنی ساتھی کو بتایا کہ یہ دنیا کا سب سے زیادہ طاقتور اور خوفناک دیو ہے اور آؤ ہم دونوں مل کر اس پر حملہ کرتے ہیں چنانچہ انہوں نے ڈپٹ کر اور للکار کر اس پر حملہ کیا اور تبدیل شدہ کہانی پھر یوں بنے گی کہ ونڈمل کو پارہ پارہ کر کے پھر انہوں نے فخر سے یہ اعلان کرنا شروع کر دیا کہ آج دنیا کے سب سے بڑے نائٹ نے دنیا کے سب سے بڑے دیو کو شکست فاش دے دی۔

اس کہانی کو حضرت امام جماعت احمدیہ نے عراق کے تعلق سے امریکہ کے کردار کو بیان کیا تھا۔ مگر یہاں مولوی صاحبان احمدیت کا ہوا کھڑا کر رہے ہیں۔ جبکہ میسور میں دو چار کمزور معصوم نومبائعین ہونگے وہاں جماعت نہیں ہے۔

جناب مولانا ایوب انصاری صاحب کا بیان ''کہ قادیانیت کے مسئلہ کے ذریعہ خدا نے ہم تمام مسلمانوں کو متحد کرنا چاہتا ہے'' (اخبار سیاست 22/12/03)

خوب فرمایا چلو احمدیت کی دشمنی کی برکت میں آپ ایک ہو رہے ہیں۔ تو گاڑیا کی دشمنی کی برکت سے آپ ایک نہیں ہوئے پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے۔ جس طرح ہندو فرقہ پرست مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کو متحد کر رہے ہیں ٹھیک اسی طرح آپ جماعت احمدیہ کے خلاف اتحاد کا محاذ بنا رہے ہیں یہ الکفر ملت واحدہ۔

ان فسادی ملاؤں کے اتحاد پر آنحضرت ﷺ کی فیصلہ کن حدیث:

رسول کریم ﷺ نے فرمایا میری اُمت پر بھی ایسے وقت آئیں گے جیسے بنی اسرائیل پر آئے تھے اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک جوتا دوسرے کے برابر ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر کوئی بنی اسرائیل میں سے اپنی ماں کے پاس علانیہ طور پر گیا ہوگا تو ایسا ہی میری اُمت میں بھی ہوگا اور بے شک بنی اسرائیل میں بہتر فرقے ہوئے تھے پس میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی جو ماسوا ایک سب کے سب جہنمی ہوں گے سرکار سے دریافت کیا گیا کہ وہ فرقہ کونسا ہے سرکارؐ نے فرمایا جس پر میں اور میرے صحابی ہیں یہ روایت ترمذی نے کی ہے لیکن احمد اور ابوداؤد کی روایت ہے کہ حضرت معاویہؓ کی روایت سے اس طرح منقول ہے بہتر دوزخ میں ہوں گے اور ایک جنت میں اور وہ راہ یافتہ جماعت ہوگی۔ (مشکوۃ شریف عربی اردو تصنیف امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی ۷۴۲ھ مترجم مولانا عبد الحکیم خان اختر شاہجہانپوری تصنیف شدہ الاعتقاد پبلشنگ ہاؤس نئی دہلی طبع بار اول فروری ۱۹۸۹ء صفحہ: ۵۷)

حضرت امام مُلا علی قاری اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

''یعنی پس یہ بہتر فرقے سب کے سب آگ میں ہوں گے اور ناجی فرقہ وہ ہے جو روشن سنت محمدیہ اور پاکیزہ طریقہ احمدیہ پر قائم ہے'' (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح جلد اول صفحہ: ۲۴۸)

کیا اس حدیث سے دودھ کا دودھ پانی کا پانی نہیں ہو جاتا جبکہ آنحضرت ﷺ ان بہتر فرقوں کے علماء کو کافر اور دوزخی قرار دیکر بتا رہے ہیں کہ دیکھو جس ایک فرقہ کو تم دشمن اسلام کافر قرار دے رہے ہو وہی فرقہ جو ایک امام کے ماتحت ہو کر جماعت کہلاتا ہے وہی حقیقی مسلمان اور نجات یافتہ ہے۔ تم سب کے سب جھوٹے ہو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ میرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے باذن الٰہی امام مہدی و مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور آپ نے بحکم الٰہی غلبہ اسلام کی غرض سے ایک جماعت بنائی اور آپ نے فرمایا کہ یہ جماعت خدا تعالیٰ کی طرف سے غلبہ اسلام کی خاطر قائم کردہ جماعت ہے۔ اگر حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ سچ ہے تو پھر آپ کی یا آپ کی جماعت کی مخالفت کرنا خدا تعالیٰ کے غصہ کو بھڑکانا ہے۔ آج صرف جماعت احمدیہ کو فتوحات اور غلبے آسمان سے عطا کئے جا رہے ہیں۔ اور مخالف علما اور ان کے فرقوں کو دیکھیں ان کا کیا حال ہے کس طرح وہ آگ کی لپیٹ میں ہیں۔ یہ خدائی تقدیر ہے اسے کوئی بدل نہیں سکتا پس 700 علماء کیا سات لاکھ علماء بھی خدائی تقدیر کو بدل نہیں سکتے ازل سے یہ ملا نے اللہ تعالیٰ کے فرستادوں کے مخالف رہے ان کی مخالفت کرتے چلے آئے ہیں اور آج بھی وہی کر رہے ہیں اس ضمن میں ان کے ایک اعلیٰ عہدیدار کا حوالہ پیش ہے: مولانا تاج محمد صاحب بھٹی ناظم اعلیٰ تحفظ ختم نبوت کوئٹہ نے مجسٹریٹ درجہ اول کوئٹہ کو عدالت میں ۲۱ دسمبر ۱۹۸۵ء کو بیان دیتے ہوئے یہ حیرت انگیز اعتراف کیا کہ یہ درست ہے کہ حضور ﷺ کے زمانے میں جو آدمی نماز پڑھتا تھا اذان دیتا تھا یا کلمہ پڑھتا تھا اس کے ساتھ مشرک یہی سلوک کرتے تھے جو اب ہم احمدیوں سے کر رہے ہیں۔''

(مصدقہ نقل بیان گواہ استغاثہ نمبر ۲ تاج محمد ولد فیروز الدین مجریہ ۲۳ دسمبر ۱۹۸۵ء پہنچی وہیں یہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔ پس آپ کو اندازہ ہو گیا ہوگا جو نا ما آپ کے اطراف جمع ہیں وہ کس زمرہ کے ہیں۔

مشکوۃ کی حدیث ہے حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہیگا (یعنی عمل ختم ہو جائیگا) اس زمانہ کے لوگوں کی مسجدیں تو بظاہر آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہونگی۔ انکے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین ہونگے ان میں سے ہی فتنے اٹھیں گے اور اُنہی میں لوٹ جائیں گے یعنی تمام خرابیوں کا وہی سرچشمہ ہونگے۔ (مشکوۃ کتاب العلم الفصل الثالث کنز العمال)

دوسرے الزام کا جواب: - آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

حب الوطن من الایمان ایک سچے مسلمان کا ایمان حب الوطنی کے بغیر کامل نہیں ہو سکتا چنانچہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد چاہے وہ دنیا کے کسی بھی ملک کا باشندہ ہو وہ اپنے اپنے وطن سے محبت کرتا ہے۔ کیونکہ وطن کی محبت احمدی کے ایمان کا ایک حصہ ہے۔ اور قرآن مجید کی اس آیت کے مطابق جس میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ اے مسلمانو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبر اور حاکموں کی اطاعت کرو۔'' (سورۃ النساء آیت ۶۰)۔ اپنی اپنی حکومتوں کا احمدی وفادار ہے اور احمدی قرآن مجید کی اس آیت کے مطابق لاتفسدوا فی الارض ملاؤں کی طرح ملک میں فساد نہیں پھیلاتے۔ اور اس آیت کریمہ کے مطابق لا اکراہ فی الدین ملاؤں کی طرح دین میں زور و زبردستی نہیں کرتے اور احمدی تو قرآن کریم کے اس حکم کے مطابق لکم دینکم ولی دین کہ تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین کہتے ہیں احمدی دیگر ملاؤں کی طرح دین میں فتنہ نہیں ڈالتے۔

پس جماعت احمدیہ اسلام کی ایک پُرامن جماعت ہے یہ بنی نوع انسان کی خیر خواہ و ہمدرد جماعت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے بندوں کی خدمت اور بھلائی کے لئے پیدا کیا ہے اگر کسی کو ان باتوں میں شک ہے تو وہ جماعت کا لٹریچر پڑھ لے۔ مُلا نے بذات خود جھوٹے ہیں تو ان کے الزامات بھی جھوٹے ہوئے ان میں ذرہ بھر صداقت نہیں یہ اسلام سے نکل کر ایک تاریک غار میں پڑے ہیں۔ ان سے روشنی کی امید کرنا اندھے کی راہنمائی میں چلنا ہے۔ مسلم سیاست دانوں کو چاہئے جناب تنویر سیٹھ صاحب MLA ہو یا کارپوریٹران جناب نصیر الدین بابو صاحب و جناب شفیع احمد صاحب ہوں اتنا عرض ہے کہ اگر آپ سیاست میں اعلیٰ مقام چاہتے ہوں تو مُلا پنڈت اور پادری کے چکر سے دور رہیں۔ کیونکہ جب بھی یہ لوگ کسی سیاستدان کے کندھے پر سوار

ہوئے اس کا بیڑا غرق کر کے کندھے سے اُترے ہیں خاص طور پر جب کوئی سیاستدان مُلا کی باتوں میں آکر جماعت احمدیہ کی مخالفت کرتے ہوئے افراد جماعت کو ستاتا اور ظلم کرتا ہے تو یقیناً خدا تعالیٰ کی قہری تجلی اُسے آ پکڑتی ہے ماضی میں نہ جاتے ہوئے صرف بھٹو اور ضیاء الحق کی تاریخ کو گہرائی سے پڑھ لیں۔

یہ مُلانے جو آپ کے پاس جمع ہیں ایک دوسرے کے اسقدر شدید مخالف ہیں ہر مُلا دوسرے کو کافر مرتد دائرہ اسلام سے باہر سمجھتا ہے یہ کیا اپنے آپسی اختلافات مٹائیں گے جو نماز کے وقت بھی اپنی اپنی ٹکڑیاں لیکر الگ الگ نماز پڑھتے ہیں نماز کے وقت بھی ایک نہیں ہوتے۔

پس ملاؤں کے جھوٹ پر لعنت ڈالنے کے لئے اخبار ملت کے ایڈیٹر مولوی شجاع اللہ صاحب کا ایک اقتباس جو انہوں نے بانی جماعت احمدیہ کی وفات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا وہ درج ذیل ہے:-

’’ہم اگرچہ جناب مرزا غلام احمد صاحب مرحوم و مغفور ۱۹۰۸ء کے پیرو نہیں ہیں اور مرحوم کے خیالات سے ہم کو ہمیشہ اختلاف رہا ہے مگر جس اصول پر انہوں نے اپنے مشن کی بنیاد قائم کی تھی اس سے کسی باخبر اور ذی ہوش مسلمان کو اختلاف نہیں ہو سکتا ان کی تمام جد و جہد اور کشش و کوشش کا انتہائی مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں میں خالص اسلامی سیرت از سرنو پیدا کر دی جائے تا کہ ان کی قومیت محفوظ رہے اور وہ دین و دنیا میں سرخرو اور کامیاب ہوں...... کچھ عرصہ ہوا عالی جناب ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب ایم اے بیرسٹرایٹ لاء اور ایڈیٹر ملت کو ایک ہی وقت میں فقیر صاحب کی ملاقات کے لئے جانے کا اتفاق ہوا عالی جناب فقیر صاحب قومی حالات و معاملات سے از بس باخبر قومی و ملکی خدمات کا ذکر فرمایا جناب ڈاکٹر صاحب نے اسی مرحوم بزرگ کے متعلق گفتگو میں جناب مرزا غلام احمد صاحب مرحوم و مغفور کی خدمات کو بھی سراہا۔‘‘ (اخبار ملت ۱۹۰۸ء)

اس حقیقت افروز تبصرے کے بعد کچھ لکھنے کی مزید حاجت نہیں۔

پس آپ معزز صاحبان ان ملاؤں کو معصوم احمدیوں پر ظلم کرنے سے روکیں یہ آپ معززین کے فرائض میں سے ہے۔ اگر یہ لوگ بجرنگ دل کے دارا سنگھ کے نقش قدم پر چل کر ظلم کرنے سے باز نہیں آئیں گے تو پھر وہ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ جو حشر دارا سنگھ کا ہوا وہی حشر ایک دن ان کا بھی ہونے والا ہے۔ کیونکہ ہمارے ملک میں انسانیت باقی ہے اور ہمارے ملک کا قانون زندہ ہے۔ پھر جماعت احمدیہ آج وہ نہیں جو یہ مُلا سمجھتے ہیں آج پہلے سے بڑھ کر ہزاروں گنا طاقتور ہو کر جماعت احمدیہ ابھری ہے۔ کسی میں اتنی طاقت نہیں کہ اسکا بال بھی بیکا کر سکے۔ (محمد عظمت اللہ قریشی بنگلور)

یاد رفتگان

آہ! میرے بہت ہی پیارے بھائی سید عبدالماجد رضوی!

موت ایک اٹل حقیقت ہے۔ آج یا کل ہر کسی کو آغوش لحد میں جانا ہی جانا ہے۔ موت ایک منزل ہے، حقیقی زندگی کو پانے کی۔ اگر موت نہ ہو تو زندگی جینے کا مقصد ہی کوئی نہیں۔ موت کا جھٹکا بہت ہی تلخ ہوتا ہے لیکن ابدی زندگی پانے کیلئے یہ تلخ گھونٹ پینا ہی ہے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو زادِ راہ لیکر جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں بھی ایسی ہی موت دے جس کے ساتھ عمل صالح کا کثیر توشہ ہو۔

میری خوش قسمتی کہ آج مولانا جاوید اقبال صاحب فاضل سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان ہماری وصایا کے معاملات کی تکمیل میں ہمارے غریب خانے پر تشریف لائے ماجد مرحوم کی وصیت کا ذکر آیا میرے سوئے ہوئے زخم پھر ہرے ہو گئے۔ بھائی ماجد جی کی زندگی جو مختصر سی تھی کا لمحہ لمحہ آنکھوں کے سامنے آ گیا۔ قلم اُٹھایا اور یہ چند الفاظ پیارے بھیا! کی یاد میں سپرد قرطاس ہیں تا کہ قارئین کرام ماجد مرحوم کیلئے مغفرت کی دعا کریں۔ یہ ۲۹ مئی ۲۰۰۱ء منگلوار کا دن تھا۔ ماجد مرحوم نماز ادا کرنے کے بعد رات ۹ بجے کچن میں دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے تھے کہ اچانک کسی نامعلوم بندوق بردار نے صحن دیوار پھاند کر بالکل قریب آکر کچن کی کھڑکی سے اُن پر گولیوں کی بوچھاڑ کی۔ اس طرح آپ داعیِ اجل کو لبیک کہہ کر شہادت کا رتبہ پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

رات کا وقت تھا۔ رشتہ داروں کو مطلع کیا گیا سب رشتہ دار اور ماجد بھیا کے چاہنے والے ہمسایہ وغیرہ فوراً جمع ہو گئے۔ ہم سب پر دن کو رات ہو گئی۔ کیوں نہ ہوتا۔ پانچ بہنوں۔ بیوہ اور دو بچوں کا سہارا چھن گیا۔ برادرم سید وسیم احمد صاحب اور دوسرے قریبی رشتہ داروں نے نہایت حوصلہ مندی اور مومنانہ فراست سے کام لیتے ہوئے ہم سب کی ڈھارس بندھائی اور یہ رات ہمارے لئے بڑی طویل صبر آزمائی۔

ماجد مرحوم بچپن سے ہی نیک خصائل کے مالک تھے صوم وصلوٰۃ کے پابند۔ غریبوں کی مدد کرنے والے مہمان نواز اور بہت سارے اعلیٰ اخلاق سے مزین تھے فطرۃً بوجہ خاندانی اثر کے مائل بہ دین تھے قرآن حکیم سے خاص لگاؤ تھا۔ اور اکثر سچے خواب بھی دیکھتے تھے انہوں نے خود ہی کبھی محترم غلام نبی صاحب نیاز انچارج مبلغ کشمیر کو اپنا خواب سنایا تھا کہ قرآن حکیم کی کوئی سورۃ خواب میں تلاوت کی اور خود ہی تعبیر بتا دی کہ یہ سورۃ خواب میں تلاوت کرنے والا قتل کیا جاتا ہے۔ غالباً سورہ صف یا اور کوئی سورۃ تھی (محترم نیاز صاحب نے کہا کہ میں بھول گیا ہوں) تعبیر رویاء میں سورہ الصف تلاوت کرنے والا اگر خواب میں تلاوت کرے شہید کیا جاتا ہے سو خواب من و عن پورا ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ آمین۔

مرحوم ماجد صاحب اپنے والد کا اکلوتا بیٹا تھا۔ جبکہ ان کی ہم پانچ بہنیں چھے ہی اُن کی یادوں کو نہیں بھول سکتی ہیں۔ بھلا کیسے بھولیں وہ تو ہمارا نورِ نظر اور آنکھوں کا تارا تھا اور خداوند قدوس کے بعد ہمارا واحد سہارا تھا۔ اُف صد اُف نہ رہا۔ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں اور ہمارا اس بات پر پختہ ایمان ہے کہ

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

لیکن ہم بشر ہیں، کمزور ہیں اللہ تعالیٰ سے ہی اپنے ہموم و غموم کا مداوا چاہتے ہیں۔

ہمارے مرحوم والد صاحب یعنی مولانا سید محمد یوسف صاحب شاہ سیفی مبلغ سلسلہ رہے ہیں اور بعد میں بوجہ گھریلو حالات گورنمنٹ ملازمت اختیار کی تھی بطور اُستاد انہوں نے بھی اپنے مفوضہ امور کو بحسن خوبی انجام دیا۔ آپ نے اپنے سب بچوں کو اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کیا۔ ۱۸ ستمبر ۱۹۷۲ء کو آپ قادیان دارالامان میں وفات پاگئے اور وہیں تدفین بھی عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ جنت نصیب کرے۔ آمین۔

ہمارے دادا جان حضرت سید سیف اللہ شاہ صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی تھے۔ احمدیت قبول کرنے سے پہلے کشمیر اور ہندوستان کے بعض علاقوں میں اُن کے کافی عقیدتمند تھے۔ قبول احمدیت کے بعد پیری مریدی کا سلسلہ ختم کیا اور خود مہدی دوران کے مرید بن گئے اللہ تعالیٰ اُن سے اپنی رضامندی کا سلوک فرمائے۔ آمین۔

ماجد بھیا! نے بینک ملازمت اختیار کی اور ترقی کرتے کرتے اعلیٰ عہدے پر فائز ہوئے۔ نہایت ہی فرض شناس ایماندار اور محنتی آفیسروں میں شمار ہوتے تھے۔ اپنی تنخواہ کا بیشتر حصہ غرباء اور مساکین میں تقسیم کرتے تھے۔ جماعتی کاموں میں پیش پیش رہتے تھے مرکزی نمائندگان سے حسن عقیدت کے ساتھ پیش آتے تھے یہی وجہ ہے کہ آج بھی بزرگان کے ہاں اُن کا نام احترام سے لیا جاتا ہے۔

۲۹ مئی ۲۰۰۱ء کو آپ کو شہید کیا گیا اور ۳۰ مئی ۲۰۰۱ء کو آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ نماز جنازہ میں وادی بھر سے کثیر تعداد میں احمدی آئے ہوئے تھے اس کے علاوہ اسلام آباد (اننت ناگ) کے لوگوں نے بھی کافی تعداد میں آپ کے جنازہ میں شرکت کی۔ جموں و کشمیر بینک کے چیئرمین اپنے دوستوں کے ساتھ شریک ہوئے۔ جموں و کشمیر بینک کی شاخیں اس سانحہ پر بند رہیں۔ جنازہ کو ایک بہت بڑے جلوس کے ساتھ قبرستان لے جایا گیا اور وہاں آپ کی تدفین عمل میں آئی

آپ موصی تھے۔ افسوس آپ کی لاش کو قادیان نہیں لے جایا جا سکا وجہ یہ ہوئی تھی کہ اسلام آباد کے بیشتر لوگوں نے اور آپ کے بعض رشتہ داروں نے میت کو زیادہ دیر نہ رکھنے کی صلاح دی اور زور دیا کہ تدفین یہاں ہی ہونی چاہئے۔ حسن اتفاق سے قادیان سے مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ وادی کشمیر کے دورہ پر تھے محترم امیر صاحب صوبہ اور محترم انچارج صاحب صوبہ نے آپسی مشورہ کر کے مرکز سے استصواب لیا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ نے حالات کے مطابق فیصلہ کرنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ مقامی افراد کے مشورے اور زور دینے پر آپ کو یہاں ہی سپرد خاک کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر بے شمار رحمتوں کی بارش کرے۔

یہ عجیب اتفاق ہے کہ مرحوم نے اپنی ذاتی زمین میں سے ایک قطعہ قبرستان کے لئے وقف کیا تھا وہی آپ کی آخری آرام گاہ بن گیا۔ اس طرح آپ کے مرنے نے اسلام آباد (اننت ناگ) کے احمدیوں کا یہ مسئلہ حل کر دیا۔

آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ دختر مولانا احد اللہ صاحب مرحوم آف صوفن ناسن اور دو بیٹے عزیز ڈاکٹر بلال احمد (زیر تعلیم) اور عزیز محمود احمد چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی بہت ہی صابر بیوی اور بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کی بہتر رنگ میں پرداخت کرنے کا اپنے فضل سے انتظام فرمائے۔

ناشکر گذاری ہوگی اگر میں اپنے ہمسائیوں جو سب مختلف خیالات کے ہیں کا ذکر نہ کروں انہوں نے جس طرح اس سانحہ کے موقعہ پر مدد کی ڈھارس بندھائی وہ مثالی ہے۔ غسل سے لیکر تجہیز و تکفین تک سب کام خود انجام دئے اور آج بھی ہم ان کے شکر گذار ہیں کہ ان کا سلوک ہمارے ساتھ بہت ہی ہمدردانہ اور مشفقانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا کرے۔ آمین۔

آخر میں میں یہی کہتی ہوں کہ آہ! وہ میرا معصوم اور مظلوم جس کو میں بھائی کہوں یا بیٹا، کیوں کر مارا گیا۔ کیا قصور تھا اُس کا۔ یہ ایک معمہ ہے حل ہونے کا نہ ہونے کا۔ ہاں ہم تو اُس کو اب پا نہیں سکتے وہ بہت دور آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ لیکن اُس کی یادیں ہمارے دلوں میں ہمیشہ ہیں۔ وہ ہماری نظروں میں ہے۔ وہ ہمارے سانسوں میں ہے۔ ہماری تو یہی دعا ہے کہ جانے والے تجھ پر اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں ہوں۔ ہاں یہ بھی کہتی ہوں کہ اے میرے معصوم بھیا! کو مارنے والے کیا ملا تجھے اُس کو مار کر یہی نا کہ ہمیں بے سہارا بنا دیا لیکن یاد رکھ مولا کریم ہمارا سہارا ہے انشاء اللہ میں ہوں بہت غمزدہ ماجد کی ہمشیرہ۔

سیدہ صالحہ بیگم کشمیر۔

درخواست دعا

خاکسار کا بیٹا محمد شارق خان امسال ایم. بی. اے. کی تیاری کر رہا ہے جسکا ٹیسٹ 14 مارچ 04 کو علیگڑھ مسلم یونیورسٹی میں ہوگا۔ ٹیسٹ میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خان محمد ذاکر خان میالوی سہارنپور)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 53 Tuesday, 6/13 Jan 2004 Issue No. 1-2

Subscription
Annual Rs. 200
Foreign
By Air 20 Pound or 40 U.S$
40 euro
By Sea 10 Pound or 20 U.S$

صدر جمہوریہ ہند مسٹر اے پی جے عبد الکلام اور گورنر صاحبان صوبہ جات کے
جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر خیر سگالی پیغامات

جلسہ سالانہ قادیان منعقدہ 26-27-28دسمبر 2003کے موقع پر صدر جمہوریہ ہند مسٹر اے پی جے عبد الکلام اور بعض صوبوں کے گورنر صاحبان کے پیغامات ذیل میں تحریر کئے جارھے ھیں. انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں وزراء اعلیٰ کے پیغامات دئے جائیں گے. ملاحظہ فرمائیں. (ادارہ)

सुदर्शन अग्रवाल

दिनांक 16 दिसम्बर, 2003

संदेश

मुझे यह जानकर बहुत खुशी हुई कि अन्तर्राष्ट्रीय अहमदिया मुस्लिम जमात द्वारा पूर्व वर्षों की भांति इस वर्ष भी अपना वार्षिक सम्मेलन 26 से 28 दिसम्बर, 2003 तक कादियां में आयोजित किया जा रहा है।

भारत वस्तुतः विभिन्न धर्मों और संस्कृतियों का एक खूबसूरत गुलदस्ता है। हमारे देश की गंगा-जमुनी संस्कृति वास्तव में अनेकता में एकता और विविधता में एकरूपता की द्योतक है। मुझे प्रसन्नता है कि यह अहमदिया जमात आपसी नफरत और शत्रुता को दूर करके मानव समाज में प्रेम, एकता, शांति, सद्भाव और मानवता के प्रचार-प्रसार में सक्रीय है। इस सम्बन्ध में वार्षिक सम्मेलन के दौरान मानवोत्थान के बारे में ज्ञानवर्धक और प्रेरणास्पद विचारों से जन-मानस में नवचेतना जागृत करने का सार्थक प्रयास किया जायेगा। इसके लिए ईश्वर से मेरी प्रार्थना है कि यह सम्मेलन पूर्णतया सफल हो।

इस सम्मेलन की सफलता के लिए मैं अपनी हार्दिक शुभकामनाएं व्यक्त करता हूं।

(सुदर्शन अग्रवाल)

احمدیہ جماعت آپسی نفرت اور دشمنی کو دور کر کے انسانیت ایکتا اور شانتی کیلئے کام کر رہی ہے۔

سدرشن اگروال گورنر اترانچل

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ عالمیہ احمدیہ مسلم جماعت نے ذریعہ گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی اپنا سالانہ جلسہ 26-27-28 دسمبر 2003 کو قادیان میں منعقد کیا جا رہا ہے۔

بھارت مختلف مذاہب اور تہذیبوں کا ایک خوبصورت گلدستہ ہے ہمارے ملک کی گنگا جمنی تہذیب حقیقت میں انیکتا میں ایکتا اور باوجود انیک پہچانوں کے اتفاق و اتحاد کی آئینہ دار ہے مجھے خوشی ہے کہ احمدیہ جماعت آپسی نفرت اور دشمنی کو دور کر کے انسانیت۔ پیار۔ اتفاق و اتحاد امن اور بھائی چارے کی کوششوں پر گامزن ہے اس تعلق میں سالانہ جلسے کے دوران انسانی ترقی اور دیگر وسائل اور لوگوں میں انسانی قدروں کے تئیں جاگرتی پیدا کرنے کی کوششیں کی جائیں گی اس کے لئے ایشور سے میری پرارتھنا ہے کہ یہ اجتماع مکمل طور پر کامیاب ہو۔

(سدرشن اگروال)

राम प्रकाश गुप्त

29 नवम्बर 2003

संदेश

खुशी की बात है कि अखिल भारतीय जमाअत अहमदिया द्वारा पंजाब के कादियान जिला गुरुदासपुर में जमाअत के वार्षिक अधिवेशन का आयोजन तथा इस अवसर पर एक स्मारिका का प्रकाशन किया जा रहा है।

समाज में प्रेम और भाईचारे का वातावरण बनाने के लिए अहमदिया जमाअत का यह प्रयास अनुकरणीय है। मैं जमाअत के इन प्रयासों की सराहना करता हूं।

वार्षिक अधिवेशन के सफल आयोजन और स्मारिका के उद्देश्यपूर्ण प्रकाशन के लिए शुभकामनाएं।

(रामप्रकाश गुप्त)

سماج میں پریم اور بھائی چارے کا ماحول بنانے کیلئے جماعت احمدیہ کی کوششیں قابل تحسین ہیں

رام پرکاش گپت گورنر مدھیہ پردیش

خوشی کی بات ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ پنجاب کے قادیان ضلع گورداسپور میں جماعت کا سالانہ جلسہ منعقد کیا جا رہا ہے اس موقعہ پر ایک سووینئر بھی شائع کیا جا رہا ہے۔

سماج میں محبت اور بھائی چارے کے ماحول کو بنانے کیلئے احمدیہ جماعت کی یہ کوششیں قابل تحسین ہیں میں جماعت کی ان کوششوں کی تعریف کرتا ہوں سالانہ جلسے کی کامیابی کیلئے میری نیک تمنائیں۔

(رام پرکاش گپت)

प्रेस सचिव
Press Secretary to the President

राष्ट्रपति भवन
नई दिल्ली - 110004
President's Secretariat
Rashtrapati Bhavan
New Delhi 110004

MESSAGE

The President of India, Dr. A.P.J. Abdul Kalam, is happy to know that the Ahmadiyya Muslim Community is organising the 112th Jalsa Salana during December 26-28, 2003 at Gurdaspur

The President extends his warm greetings and felicitations to the organisers and the participants and wishes their endeavours all success.

PRESS SECRETARY TO THE PRESIDENT

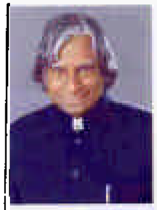

صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر اے پی جے عبد الکلام کے پریس سیکرٹری تحریر فرماتے ہیں۔

"صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر اے پی جے عبد الکلام کو اس بات سے مسرت ہوئی ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت اپنا 112واں جلسہ سالانہ 28.27.26 دسمبر 2003 کو (قادیان) گورداسپور میں منعقد کر رہی ہے۔ صدر محترم جلسہ کے منتظمین اور شاملین کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے جلسہ کی کامیابی کیلئے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہیں۔ (پریس سیکرٹری)

مجالس انصار اللہ بھارت متوجہ ہوں

مجلس انصار اللہ بھارت سال ۲۰۰۴ء میں بھارت کی تمام مجالس میں زعماء کرام کے انتخابات کروانا چاہتی ہے۔ ہر مجلس کو ضروری فارم اور ہدایات بھجوا دیئے گئے ہیں لہٰذا اپنی جماعت میں زعیم مجلس انصار اللہ کا انتخاب برائے سال جنوری ۲۰۰۴ء تا ۳۱ دسمبر ۲۰۰۴ء کروا کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ

یہ انتخاب فروری ۲۰۰۴ء کے پہلے ہفتہ تک مکمل کر کے دفتر ھذا کو بھجوا دیں۔ نیز منتخب زعماء کرام کا مکمل پتہ مع پن کوڈ نمبر کے بھی ضرور مطلع کریں۔ (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

کیرلہ میں احمدیہ سالانہ کانفرنس

بفضلہ تعالیٰ کیرلہ میں صوبائی احمدیہ سالانہ کانفرنس مورخہ ۷-۸ فروری ۲۰۰۴ء کو بمقام Perinthal Manna منعقد ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان اور محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد قادیان بھی تشریف لا رہے ہیں۔

کیرلہ کے باہر سے تشریف لانے کے خواہشمند احباب خاکسار سے مندرجہ ذیل پتہ سے رابطہ فرمائیں۔

خاکسار محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ

Ahmadiyya Muslim Mission

G.H.Road-Calicut-673001(Kerala)